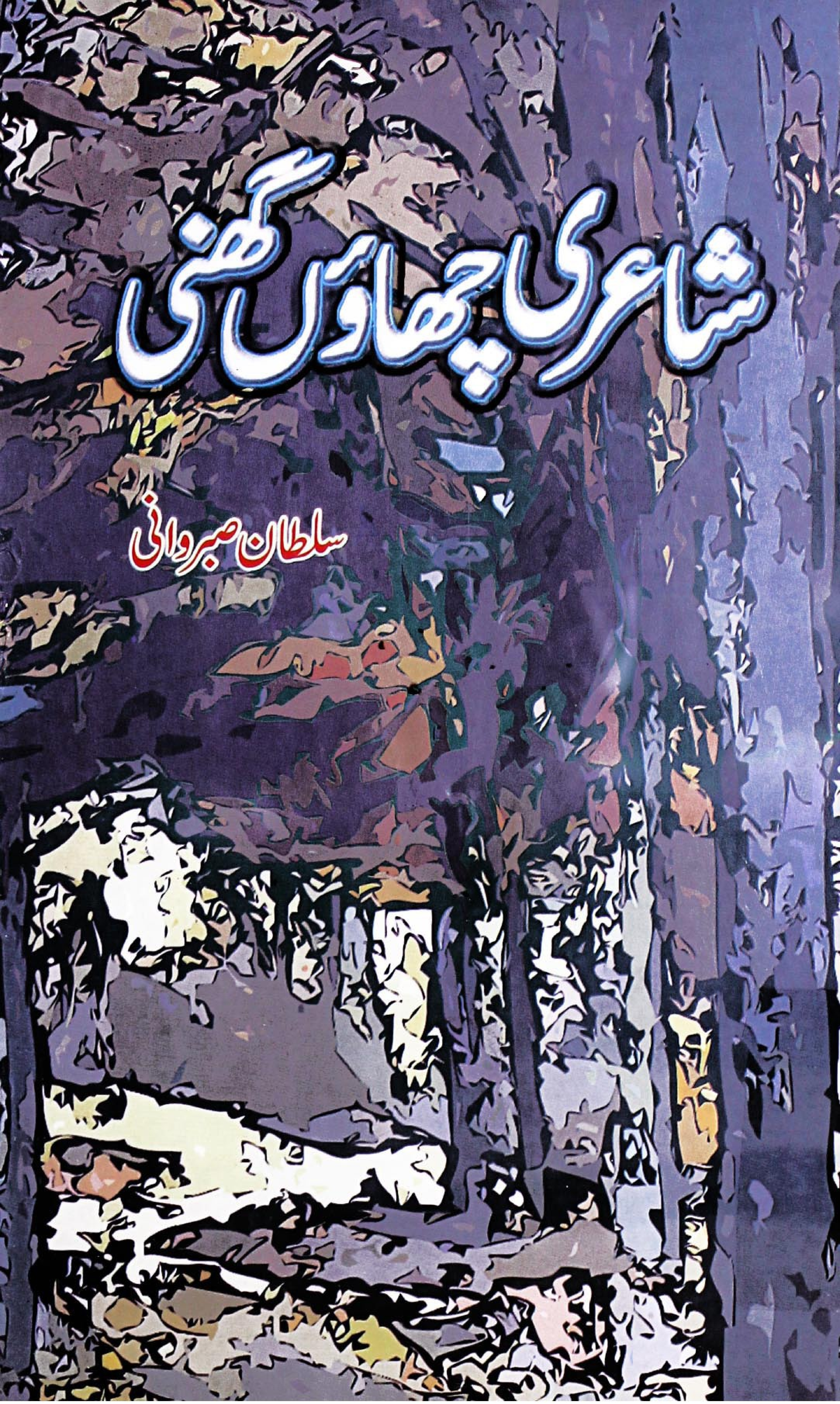

Marfat.com

Marfat.com

شاعری چھاؤں گھنی

(شعری مجموعہ)

سلطان صبروانی

فروغِ ادب اکادمی
FAA
لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ اسلام آباد

Marfat.com

111289

خوبصورت، معیاری اور

دیدہ زیب کتابوں کا اہم مرکز

FAA

جملہ حقوق بحق خزران والی محفوظ ہیں

نام کتاب : شاعری چھاؤں گھنی

سال اشاعت: 2004ء

تعداد : 500

کمپوزنگ : اختر شیخ

سرورق : نجمی گرافکس

ناشر : محمد اقبال نجمی

قیمت : [redacted] روپے

طابع : فروغ ادب اکادمی

88-بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

فون: 0431-251603

سٹاکسٹ : تخلیقات۔ علی پلازہ۔ 3 مزنگ روڈ۔ لاہور۔ فون: 7238014

احمد بک کارپوریشن۔ اقبال روڈ۔ راولپنڈی

Marfat.com

انتساب

اکیسویں صدی کے نام

Marfat.com

شاعری چھاؤں گھنی اس کی حفاظت کیجئے
دم یہاں لیں گے ، تھکے ہارے مسافر کتنے
لفظ و معنی کی ردا تن پہ سجی سب سے بھلی
شاعری کی مجھ پہ یہ چھاؤں گھنی سب سے بھلی

Marfat.com

فہرست

پرانا پیڑ۔ چھاؤں گھنی۔۔۔۔۔۔سجاد مرزا	9
نگہ کو پاک و منور کرے ہے ذکرِ رسولؐ	17
ماورائے سرحدِ ادراک ہے تیرا خیال	19
لکھ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ پہلے قلم سے	21
ہمارے پیشِ نظر تھا جو اک خلا ہر دم	23
تمہارے نام سے کرتا ہوں ابتدا دن کی	25
ہم جدھر بھی گئے جہاں ٹھہرے	27
لفظ معصوم نظر آئے بظاہر کتنے	29
میرے لہجے میں ہے اب تک وہی نشتر موجود	31
زندگی انعام ہے ماتم نہیں	33
سانس ہموار ہو نہیں پائی	35
کہیں سورج، کہیں تارا، کہیں ماہتاب لکھتا ہوں	37
سب کچھ ہی لکھا پیار کا رشتہ نہیں لکھا	39
آخر دھیان میں آئی میرے شام سمے یہ بات	41
جس طرح سے ہو رہی ہے اب بسر مت کیجئے	43
بن ترے خود کو عبارت تو نہیں کر سکتا	45
یہ عہدِ سامری بھی نہیں پھر یہ کیا ہوا	47
آسودگانِ خاک کو مژدہ سنایئے	49
سایے سے پوچھ رہا ہے قد و قامت کیا ہے	51
عقل کی قسمت میں حیرانی ہے حیرانی کے بعد	53
چہروں سے تعلق قائم ہے آنکھوں میں اُجالا باقی ہے	55
ہمیں اک بار پھر دھوکا ہوا ہے	57
جو ہونا تھا سو اب تک ہو چکا ہے	60

Marfat.com

قطرۂ شبنم اگر ہو سورجوں کے درمیاں 63

گلوں کے در پہ شبنم دیدۂ تر دیکھ لے یہ بھی 65

الفاظ کی وادی سے چپ چاپ گذرنا ہے 67

صورتِ سلسلۂ ابرِ رواں گذری ہے 69

سفر تاریکیوں کا ہے نجانے مختصر کب ہو 71

کسی کو فکر نہیں، کوئی سوگوار نہیں 73

ہمیں سنائی گئی ہیں کہانیاں کیا کیا 75

اگرچہ جہتیں کئی ہیں مرے فسانے کی 77

محل اگرچہ نہیں آئینہ دکھانے کا 79

یہ کھنڈر کھنڈر بستی جس کی پاسبانی ہے 81

مجھے یہ علم کہ میں کیا، مرا ارادہ کیا 83

میں کیا تھا اور کیا ہوں اب نہ سوچا جائے ہے مجھ سے 85

ہر ایک نقش اسی کا سجائے مری غزل 87

یہ حکم ہے کہ لکھوں وہ جو پیش منظر ہے 89

زہر میں ڈوبی ہوئی کیا کیا صدا سنتا رہا 91

دلوں میں رقص کناں پیچ و تاب درد کا ہے 93

تیرگی میں حرف کے انوار شامل ہو گئے 95

اس کے قلم کا زور کہانی میں بٹ گیا 97

اے گھنگھور گھٹاؤں والی دل صحرا پہ بادل ہو 98

کس کو یاد کرتے ہو اور کس بہانے سے 99

صلہ کیا خاک دے گا وہ بھلا میری محبت کا 101

شہرِ وفا میں اک قاتل کا شہرہ خوب ہوا 103

لبِ ساحل جو ہوا تھا وہ تماشا غائب 105

اپنا کیوں عکس مٹایا یہ وہی جانتا ہے 108

ہر ایک ذہن کا احساس ہے کہ تو موجود 109

ابھی ہے عشق سلامت ابھی جنوں موجود 111

ہمارے عہد کی جو ترجماں نکلتی ہے 113

سنورتے اور ہم خود کو سجاتے 115

Marfat.com

خود کو اور اہل نظر کو بھی نظر میں رکھا 117
یہ کیسی بات ہوتی جا رہی ہے 119
تمہارے ساتھ نہ گذرے تو شام بے معنی 121
فاصلے یہ درمیاں کیوں ہو گئے 123
پھیلا ہوا اک دھوپ کا صحرا مری دنیا 125
پھر آج رحم کا صیاد نے ارادہ کیا 128
آپ کی آرزو بھی ہوئی ہے 129
اک چاند کی خاطر ہم اترے ہیں سمندر میں 131
ہمہ تن ذکرِ لاالہ میں ہوں 133
دکھا رہا ہے مجھے ماہ و سال آئینہ 135
حرف کی حرمت کے دل میں جاگزیں ہوتے ہوئے 137
زمیں کا حسن فلک کا نکھار آئینہ 139
کس کس کی شاخ پر ہیں ثمر دیکھتے رہے 141
یہ فیصلہ بھی ہمیں اب سنا دیا جائے 143
بہت دنیا نے اپنے حسن سے تھا مجھ کو بہلایا 145
قابلِ عزت نہ تھے جو محترم ہوتے ہوئے 147
حق طلب گار بنتا جاتا ہے 149
غزل کیا کیا سنائی جا چکی ہے 151
میں کیا فروخت کروں اور کیا خرید کروں 154
ترے جمال کی لذت میں کہکشاں آباد 155
اک آئنہ تھا میرے مقابل نکل گیا 157
بتا رہا ہے مجھے میری ذات آئینہ 159
میں ایک خاک کا پتلا تھا خاک ساماں تھا 161
دوستوں کی محفل سے اس طرح اُٹھا جائے 163
سارا سفر تھا ریت پر نقش بنا ہو یا نہ ہو 165
نئی صدی کو مبارک میں کیا دیا جائے 167
ہر قدم پر دل ٹھہرتا سا لگے 169
ظلم کو ضد مرے ہونٹوں سے دہائی مانگے 171

Marfat.com

قرض تنہائی کا اس طرح چکایا جائے	173
بس دعا ایک مانگتا ہوں میں	175
یہ ماجرا مری دنیا میں کیوں ہوا آخر	177
کس کے چہرے پر سجا ہے آج سہرا دیکھیے	179
رواں دواں تھے سفینے سارے، ہوا کی جانب	181
یہ ایک بات مگر سوچتے نہیں سب لوگ	183
اب کوئی آیت مرے دل پر اترتی ہی نہیں	185
فلک پر چاند کے بدلے ستارے جگمگاتے ہیں	187
بتائیں کیا تمھیں کیا ہم نے دیکھا	189
ہر اک یقین میں یہ بھی خیال شامل ہے	192
کارواں کیوں گم ہوا اُس نقش پا کے بعد بھی	193
جیتے جی روز مر رہا ہوں میں	195
یہ سزا ہے آتش بے نام کی	197
حیرتوں کا آئینہ ہر دم نیا عنواں لیے	199
اس کی نگاہ کے طفیل خود سے ہوئی ہے گفتگو	201
کوچہ و بازار میں ہر سو تماشا لکھ دیا	203
ہوا سنبھالے رکھے گی ہمارے بال و پر (مصرعہ ثانی)	205
سطح دریا پہ لئے موج، گہر بھی آئے	207
آئینے اسی خواب کے مسمار ہوئے ہیں	209
خود مجھے اپنا طلب گار بنانے والے	211
جو نگہ دل میں گھر نہیں کرتی	213
خالی آنکھیں، دل ویران	215
دلوں کا درد ہی ذہنوں کا ارتباط نہ ہو	217
پلکوں پلکوں نیند اچھالی جائے گی	219
کن طرفہ عنایات میں رکھا مرے دل کو	221
سفر جب ختم ہوگا زندگی کا	223

☆ ☆ ☆

Marfat.com

پیڑ پرانا۔ چھاؤں گھنی

سجاد مرزا

ہم لوگ اہلِ علم کی قدر کرنے میں بڑے بخیل ہیں اور جہلا کو بانس پر چڑھانا، ہماری فطرت میں شامل ہے۔ سلطان صبروانی ایسے بے شمار تخلیق کار کہ جنھیں ہمارا عہد نظر انداز کر رہا ہے وہ نہایت سنجیدگی سے کسی صلے اور ستائش کی تمنا کیے بغیر اپنے تخلیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ سلطان صبروانی نے اپنی تخلیقی انفرادیت کا اظہار اپنے مذہبی، سیاسی اور سماجی شعور کی بنیاد پر شعروں میں اس انداز سے کیا ہے کہ انسانی تاریخ کی پوری داستان کا خاکہ ذہن کی سکرین پر نمودار ہو جاتا ہے۔

سنجیدہ شاعری اور مقبول شاعری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مقبول شاعر یورپ، امریکہ، کینیڈا اور مڈل ایسٹ میں ہر دوسرے مہینے مشاعرے پڑھنے جاتے ہیں اور سنجیدہ شاعر گوشہ نشیں رہ کر اپنے قارئین کی بصیرت میں اضافہ کرنے اور فکر و آگہی کی دولت لٹانے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں! قابلِ غور بات یہ ہے کہ مقبول شاعروں کی کتابیں ڈھیروں کے حساب سے شائع ہو رہی ہیں اور سنجیدہ شاعروں کی کتابیں انگلیوں پر گنی جا سکتی ہیں۔ محمد سلطان وانی کو سلطان صبروانی بنانے میں کون سے عوامل کارفرما ہیں ان کی ایک جھلک دیکھتے چلیے۔

ماضی بعید کی سچی داستان ہے کہ ڈوگرہ حکومت کے ظلم و ستم جب ناقابلِ برداشت ہو گئے تو صبروانی کے جدِ امجد اپنے آبائی وطن چھتہ بل سری نگر (کشمیر) سے ہجرت کر کے لودھیانہ (مشرقی پنجاب، بھارت) میں آباد ہو گئے۔ ان کے دادا جان نے قالینوں کا کاروبار نینی تال میں شروع کیا اور گھر کے دیگر افراد لودھیانے ہی میں رہے۔ نینی تال کے نزدیک ہی ایک اور صحت افزا مقام رانی کھیت ہے، جہاں صبروانی صاحب کے والد محترم نے اپنے کاروبار کا آغاز کیا۔ یہ دونوں شہر ضلع الموڑہ یو۔ پی بھارت میں واقع ہیں، رانی کھیت ہی میں سلطان صبروانی 15 اکتوبر 1934ء میں پیدا ہوئے اس طرح صبروانی صاحب کو کشمیر، پنجاب اور یو۔ پی بھارت تینوں علاقوں سے نسبت رہی۔ قیام پاکستان کے بعد راول پنڈی شہر ان کا مسکن بنا اور آج تک اسی شہر کو وفاداری، بشرطِ استواری اپنے ایمان کا حصہ بنائے ہوئے ہیں۔

صبروانی صاحب نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول رانی کھیت سے حاصل کی۔ جن دنوں گارڈن کالج راول پنڈی میں زیرِ تعلیم تھے۔ انہی دنوں شاعری کی دیوی ان پر مہربان ہوئی

Marfat.com

کالج کے درو بام اس کھلنڈرے، حسین نوجوان کی شاعری سے گونج رہے تھے خودنگر اور انا پرست ایسے کہ کسی استاد شاعر کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہ کیا یا پھر اسے صبروانی صاحب کی خود اعتمادی پر تطبیق کیا جائے۔ جو لکھتے، بڑے اعتماد سے سناتے اور ترنم کا جادو جگاتے۔ کئی پردہ نشین (اور بے پردہ بھی) ان پر اور ان کی شاعری پر فریفتہ تھے یہاں تک کہ ان کے والد صاحب تک شکائتیں گئیں کہ سلطان سے ملنے لڑکیاں گھر میں آتی ہیں۔ والد صاحب کا جواب تھا کہ گھر میں سلطان کی والدہ ماجدہ ہیں اور مجھے اپنے بیٹے پر اعتماد ہے وہ بہک نہیں سکتا اور نہ میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچا سکتا ہے شکایت کرنے والے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ گئے دنوں کا وانی صاحب کا شعر ہے۔

میں سچ کو مصلحت کا لبادہ نہ دے سکا
تلوار کی سی کاٹ مری گفتگو میں تھی

تلوار کی سی کاٹ تو آج بھی ان کی گفتگو میں ہے لیکن جوش کی بجائے ہوش کو ہم راز بنا رکھا ہے اور لہجے میں کچھ کچھ دھیما پن بھی سرایت کر گیا ہے۔ گارڈن کالج میں ان کے آئیڈیل پروفیسر خواجہ مسعود صاحب تھے (وہ ابھی حیات ہیں، اللہ تعالٰی انہیں صحت وسلامتی سے رکھے) جو سوشلزم پر اتھارٹی تھے وانی صاحب ان کی مسحور کن گفتگو سے متاثر تھے۔ وہ سوشلزم کو جزوِ ایمان بنا لیتے لیکن ان کی مذہبی تربیت آڑے آگئی اور وہ سوشلزم کے مطالعے تک ہی رہے اس پر عمل پیرا نہ ہو سکے!

سلطان صبروانی صاحب دین فہم مسلمان ہیں۔ اگر چہ انہوں نے ہند اسلامی تہذیب کے گہوارے میں آنکھ کھولی۔ تاہم انہوں نے اپنے عقائد کی پختہ عمارت میں کہیں دراڑ نہیں پڑنے دی! سوشلزم سے متاثر ہونے کے باوجود انہوں نے اپنے مذہبی اور فکری رویوں کو عصری تصادم سے بچائے رکھا۔ گارڈن کالج ہی میں پروفیسر عزیز صاحب نے اس نوجوان کی شاعری کو سنا، دیکھا اور پرکھا۔ ایک دن عزیز صاحب نے بازو سے پکڑ لیا اور پوچھا۔ ''صرف شاعری ہی کرتے ہو یا کچھ پڑھتے بھی ہو؟ وانی صاحب نے آئیں بائیں شائیں کرنے کی کوشش کی پروفیسر عزیز صاحب بھانپ گئے کہ شاعر صاحب کا مطالعے کا خانہ خالی ہے وہ ہمارے شاعر صاحب کو کالج کی لائبریری سے لے گئے۔ کارڈ بنوا کر دیا اور کتابیں پڑھنے کی ایسی چیٹک لگائی کہ اس عمر میں بھی کتابیں اور رسالے خریدتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ بی۔ اے کرنے کے بعد وانی صاحب اپنے والد صاحب کے ساتھ کپڑے کا کاروبار کرنے لگے اور آج بھی وہ اپنے بیٹوں کے ساتھ اسی روایت کو نبھا رہے ہیں۔ صبروانی صاحب کے سسرالی رشتہ دار گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں ان سے ملنے کے لیے وہ جب بھی گوجرانوالہ آتے ہیں ہم لوگوں سے ملے بغیر نہیں جاتے اور یوں وہ اپنی محبتوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ ہم جب راولپنڈی، اسلام آباد جائیں تو ان کے درِ دولت

Marfat.com

پر حاضری لازمی ہے۔
غزل ایسی پرانی شراب ہے جس کا نشہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔صبروانی صاحب کہ غزل کی زلفوں کے اسیر ہیں ان کی سرشاری کیفیت روز افزوں ہے صبروانی صاحب شعری جمالیات کے رموز آشنا ہیں، شعری تخلیق میں وہ اس پہلو پر خصوصی محنت کرتے اور توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔سلطان صبروانی صاحب کی غزلوں کا پہلا مجموعہ سوچ آئینہ 1982ء میں منظر عام پر آیا۔ اس کا دیباچہ عارف عبدالمتین نے لکھا تھا کتاب میں جلیل عالی۔رشید نثار اور یزدانی جالندھری کی تفصیلی آراء بھی ہیں۔''سوچ آئینہ'' سے چند اشعار۔

اسم کی حرمت بتا اور شر سے بھی محفوظ رکھ
بُن کوئی مکڑی کا جالا میرے غارِ ثور پر
سارا شہر کوفہ ہے اور میں اکیلا ہوں!
اے خدا ! دکھا رستہ اب حرا کو جانے کا
میرا ہی چہرہ مجھے واپس ملے جن کے طفیل
ان صحیفوں کی مجھے اب جستجو کرنی پڑی
لفظوں کو سُن کے ایک تشخص بنا لیا
اپنی سماعتوں سے تجھے دیکھتا ہوں میں
تقسیم ہوگیا ہوں میں رشتوں کے نام پر
میرا وجود ذات کی یکتائی لے گیا!
ہو اگر ذوقِ نمو ، پابندیوں کا خوف کیا
پھول کہساروں میں کھل اٹھتے ہیں پتھر توڑ کر
کب سے جہاں کو صبحِ طرب کی تلاش ہے
انسانیت کی رات اجالا کرے کوئی
کھلی فضا کی تمنا ہمارے دل میں رہی
کہ ہم نکل نہ سکے شہر کی فصیلوں سے

''سوچ آئینہ'' سے یہ اشعار بغیر کسی اہتمام کے میرے انتخاب میں آگئے ہیں وگرنہ ان سے بھی اعلیٰ پائے کے اشعار ''سوچ آئینہ'' میں شامل ہیں۔عارف عبدالمتین کی رائے سلطان صبروانی کی شاعری کی کلید ہے۔''سلطانؔ صبروانی کی شاعری اس امر کی یقینی شہادت فراہم کرتی ہے کہ وہ لفظ کو نگار خانہ ہستی کی کلید گردانتے ہیں اور اسکی حرمت کی شناخت کے تمنائی ہیں'' سلطان صبروانی صاحب کی فنی اور فکری سطح کی بلندی ،ادراک کی حد سے ماورا نہیں انہوں۔

Marfat.com

تہذیبی ماضی سے رشتہ منقطع نہیں کیا اور حال کی جگمگاہٹوں سے اپنی آنکھوں کو خیرہ بھی نہیں ہونے دیا اسلامی ہند کے شعری مزاج نے سلطان صبروانی صاحب کے فن کو وقار عطا کیا ہے اور اس وقار کی پاسداری کو انہوں نے جزوِ ایمان بنا رکھا ہے!۔

سلطان صبروانی کا دوسرا غزل مجموعہ ''حرفِ خبر'' 1995ء میں منصۂ شہود پر آیا۔اس کا پیش نامہ ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے تحریر فرمایا۔حرفِ خبر میں دو نعتیں اور پچانوے غزلیں ہیں جو وانی صاحب کی قادر الکلامی کی غماز ہیں۔ان کے یہ نعتیہ شعر دیکھیے۔

میرے سینے پر بھی ہو غارِ حرا کی روشنی
آیۂ رب العلا کا آئینہ زندہ رہے

میں ترے پیارے نبیؐ کی مدحتیں لکھتا رہوں
اے خدا ! تجھ سے مرا یہ رابطہ زندہ رہے

انؐ کے لبوں پہ آئے تو قرآن ہو گئے
معراجِ لفظ دیکھیے طرزِ ادا کے بعد

تعریف کیسے ہو گی خدا کے حبیبؐ کی
اب اور کیا کہے کوئی صل علیٰ کے بعد

صبروانی صاحب کے نعتیہ اشعار میں سوز و گداز اور کیف و سرور اور عجز و نیاز کا ایک جہان آباد ہے۔انہوں نے نعت کہتے ہوئے میانہ روی کا دامن نہیں چھوڑا اور کہیں بھی غلو سے کام نہیں لیا۔وانی صاحب کے غزلیہ اشعار میں بھی کہیں کہیں فکر اسلامی کی جلوہ طرازی اپنے تہذیبی اور تاریخی پس منظر کے ساتھ نظر آجاتی ہے۔

پھر مرے چاروں طرف وہم وگماں کے بت ہیں
ہے کوئی سورۂ اخلاص سنانے والا

سورۂ فیل پڑھو اے مری بستی والو!
کہ ابابیلوں کے کنکر نہیں دیکھے تم نے

میرے بچوں کے لبوں پر سورۂ والناس ہے
مدعا پروردگارِ خیر و شر کیسے کہوں

میری امیدوں کا حاصل، سعی لا حاصل ہوا
بے سبب میں کچھ کتابیں عمر بھر پڑھتا رہا

مری زمین مری ذات کا حوالا ہے
اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں کہاں ہوتا

Marfat.com

صبروانی ! اس قدر مایوسیاں اچھی نہیں
روشنی کے دائروں میں بھی اُجالا ڈھونڈنا

مرا سایہ گواہی دے رہا ہے
کہ میں اب روشنی میں آ گیا ہوں

مرے بچوں کو فرصت ہی نہیں ہے
میں اپنے گھر میں تنہا ہو گیا ہوں

کرتے ہیں بات شعر میں ، ہے یہ بھی اک ہنر
رہتے ہیں تیرے شہر میں یہ بھی کمال ہے

میری وابستگیٔ باغ ہے ایماں میرا
بے ثمر شاخ کو سینے سے لگائے رکھا

دور سے کتنی حسیں ان کی ہے تصویر مگر
شہر گلیوں سے گزر کر نہیں دیکھے تم نے

کوئی مشکیزہ بھرنے ہی نہ نکلا
اگرچہ وقت کا دریا رواں ہے

کاندھوں پہ ہیں جب تک یونہی خاموش رہیں گے
آئیں گے ہتھیلی پہ تو سر بات کریں گے

پیش نامہ میں ڈاکٹر وزیر آغا رقم طراز ہیں۔ ''حرفِ خبر'' میں سلطان صبروانی نے جدید غزل کے جملہ اسالیب، مضامین اور علامتوں کو بڑی خوبی سے سمیٹ لیا ہے۔ اسی لیے اس کا زیرِ نظر مجموعہ جدید اُردو غزل کی بھرپور نمائندگی کرنے میں کامیاب ہے''۔ سلطان صبروانی جدیدیت سے مابعد جدیدیت کا سفر طے کر چکے ہیں۔ انہوں نے ان ادبی اور تنقیدی اصطلاحات کو کبھی درخورِ اعتنا نہیں سمجھا جب کہ ہمارے قد آور ناقدین ساختیات، ردِ ساختیات، پسِ ساختیات اور امتزاجی تنقید کی گتھیاں سلجھانے میں آج بھی مصروف نظر آتے ہیں۔

سلطان صبروانی صاحب کی غزل کا تیسرا پڑاؤ ''خیمۂ عصر'' میں ہوا۔ جس کی اشاعت 2001ء میں عمل آئی۔ جب ہم ان کے ارتقائی سفر کا جائزہ لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان کی غزل وسعت اور پھیلاؤ میں بہت آگے نکل گئی ہے۔ وانی صاحب کی ذات کی اکائی بھی ایک بھرپور ادبی انجمن کی وسعت اور پھیلاؤ سے کم نہیں۔ وہ اپنے تخلیقی ثمر کے ذائقے کی لذتیں اپنے احباب اور اپنے قارئین میں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ وانی صاحب کے ہاں تہذیبی رچاؤ کی ایک ایسی کہکشاں آباد ہے جس کی چمک دمک تادیر قائم رہے گی۔ وانی صاحب وکھری ٹائپ کے انسان

Marfat.com

ہیں اس کا اعتراف کرنے میں انہیں خود بھی تامل نہیں۔

میں کیوں نہ اہلِ زمانہ سے مختلف سوچوں
بنانے والے نے مجھ کو جدا بنایا ہے

سورجوں کے زوال سے پہلے
خیمۂ عصر کی تلاش میں ہوں

''خیمہ عصر'' کا پیش خیمہ ڈاکٹر رشید امجد نے ''پورے معاشرے اور پورے آدمی کا شاعر'' کے زیرِ عنوان پیش کیا ہے۔ اس مجموعے سے چند اشعار کے انتخاب کی جسارت کرتا ہوں۔

ایک جدت شاعری ہے اک روایت شاعری
زندگی کی لہر کی ہر ایک صورت شاعری

کاش! ان کی زندگی بھی خوب صورت ہو سکے
کر رہے ہیں دوست کتنی خوب صورت شاعری

اک اعتماد تھا خود پر مگر نہ جان سکا
کہ میری پشت پہ تھا کون، کون تھا آگے

چُنے ہیں سب نے اپنے اپنے مطلب کے معانی
ہماری گفتگو ساری اکارت ہو رہی ہے

جو بات میرے عہد میں ناگفتنی رہی
ایسا نہ ہو کہ تم سے بھی اک دن بیاں نہ ہو

ہر اک چہرے کا اپنا زاویہ، اپنی ہی آنکھیں ہیں
یہاں کوئی بھی معیارِ نظر معنی نہیں رکھتا

ہم عہدِ جبر میں یہ اختیار رکھتے ہیں
خزاں نصیب ہیں، چہرے بہار رکھتے ہیں

صبر آواز دے، اک صدا تو لگا، بن دلیلِ سحر
کوچۂ حبس میں ایک کھڑکی کھلی آزمائش میں ہے

جستجو میں ہیں مرے عہد کے پڑھنے والے
کوئی تحریر کہ جو خون سے تحریر ہوئی

عجیب لوگ ہیں اپنی صدا نہیں سُنتے
عجیب شہر ہے نفرت کا بھی جواز نہیں

ڈاکٹر رشید امجد ''خیمہ عصر'' کی شاعری کے حوالے سے رقم طراز ہیں۔ سلطان صبر وانی

Marfat.com

کی شاعری فکر اور جذبے کی خوب صورت ہم آہنگی سے جنم لیتی ہے۔ وہ ایک سوچنے اور غور و فکر کرنے والا شاعر ہے جو کھلی آنکھ سے یہ منظر دیکھ رہا ہے اور پس منظر کی کیفیات سے بھی آگاہ ہے بلکہ آنے والے منظر کا بھی ادراک رکھتا ہے۔

ڈاکٹر انور سدید کہتے ہیں۔ ''سلطان صبر وانی شاعری کے دیار میں کسی چور دروازے سے داخل نہیں ہوئے نہ انہوں نے شاعری کو کسی مخصوص ازم کو فروغ دینے کے لئے اختیار کیا ہے مجھے ''خیمہ عصر'' پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ شاعری اُن کے اندر کی آواز ہے۔

''نوائے وقت'' لاہور۔ 22 جولائی 2001ء

سلطان صبر وانی صاحب کا تخلیقی سفر نصف صدی کا طویل اور تھکا دینے والا سفر ہے اس سفر کے دوران میں انہوں نے اپنے اوپر تھکاوٹ کو طاری نہیں ہونے دیا ان کا لہجہ آج بھی توانا اور تر و تازہ ہے فکرِ سخن ان کی روحانی غذا ہے۔ وانی صاحب کے شعری سفر کا چوتھا پڑاؤ'' شاعری چھاؤں گھنی'' کے روپ میں ہے۔ شاعری اگر روح کی بے چینی اور کرب کے اظہار کا نام ہے تو ہمیں ''شاعری گھنی چھاؤں'' میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

شاعری چھاؤں گھنی ،اس کی حفاظت کیجئے
دم یہاں لیں گے تھکے ہارے مسافر کتنے

نکہت و نور کی سینوں میں امانت لے کر
شاملِ گریہ شب میرے معاصر کتنے

نہیں ہے کوئی خریدار جنسِ الفت کا
کئے ہوئے ہے مگر صبر اک دکاں آباد

جو اپنے رشتوں کا نیلام کرتے آئے ہوں
میں ایسے بردہ فروشوں سے کیا امید کروں

کوئی بھی اپنے خدوخال نہ پہچان سکا
گرچہ آئینہ بھی بستی میں ہے گھر گھر موجود

روایت سے میں اپنی منحرف تو ہو نہیں سکتا
دلِ بے تاب! الفت کے وہی آداب لکھتا ہوں

یہ عہدِ سامری بھی نہیں پھر بھی یہ کیا ہوا
ہر دل میں ایک سونے کا بچھڑا چھپا ہوا

کیوں مانگتے ہیں لوگ سند بات بات پر
کیا معتبر نہیں ہے ہمارا کہا ہوا

Marfat.com

درودیوار میں ہیں خوف کے سائے پنہاں
کوئی بتلائے مجھے گھر کی علامت کیا ہے

جب تک وانی صاحب کو زندگی کا کوئی گہرا تجربہ، سانحہ یا حادثہ انگیخت نہ کرے ،اس وقت تک ان کی طبیعت شعر کہنے پر مائل نہیں ہوتی ۔ ایک غزل کے یہ چند شعر ملاحظہ کیجئے۔ جس میں ہمارے عہدِ ناپرساں کی جھلک شہرِ آشوب کی شکل اختیار کرگئی ہے

ہمیں اک بار پھر دھوکا ہوا ہے
کہ ساحل پر سفینہ آ لگا ہے
پسِ دیوار جو کچھ ہو رہا ہے
سرِ دیوار لکھا جا چکا ہے
زمین و آسماں ٹھہرے ہوئے ہیں
فقط گردش میں انساں آ گیا ہے
ہمیں نفرت پہ اب لکھنا پڑے گا
محبت پر بہت لکھا گیا ہے
ذرا سوچیں تو کیا چاہا تھا ہم نے
ہمارے سامنے کیا ہو رہا ہے

وطن اور اہلِ وطن کے لیے جو درد وکرب ان کے دل میں ہے وہ پر تاثیر اشعار کے روپ میں ہمارے سامنے آرہا ہے رمز وکنائے میں بات کہنے کا ہنر وانی صاحب کی اک ادائے دلبرانہ ہے۔

اسے سنواریں ، نکھاریں تو کوئی بات بنے
دلوں میں رکھتے تو ہیں خواہشِ زمیں سب لوگ

وانی صاحب کے موضوعات میں کہیں کہیں یکسانیت کا احساس ہوتا ہے مگر ان کے اسلوب کی انفرادیت اس احساس کو گرفت میں لینے نہیں دیتی اور ان کے قارئین شعر کی تہ داری سے بقدرِ ذوق لطف اندوز ہوتے ہیں !وانی صاحب کے اشعار دل گداز بھی ہیں اور دل آویز بھی۔

☆☆☆

Marfat.com

نعت

نگہ کو پاک و منوّر کرے ہے ذکرِ رسولؐ
حریمِ جاں کو معطّر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

نبی کی شان میں لکھا سو معتبر ٹھہرا
ہر ایک لفظ کو جوہر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

وفورِ درد و الم کا علاج' ایک درود
سکونِ قلب میسر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

شکست و فتح کے معیار سب اضافی ہیں
ہمیں جہاں میں مظفر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

Marfat.com

زمیں کی قید سے آزاد ہیں تمہارے اسیر
فضا' خلا کو مسخر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

پناہ گاہ کی پھر اس کو کیا ضرورت ہے
کسی کے دل میں اگر گھر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

غزل' قصیدہ' رباعی' تمام اس کے لئے
سخن وری کو اجاگر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

درُود پڑھ کے جو پھونکا ہے اپنے سینے پر
نگاہ و دل کو سمندر کرے ہے ذکرِ رسولؐ

Marfat.com

نعت

ماورائے سرحدِ ادراک ہے تیرا خیال
یہ ہمیں تسلیم پھر بھی ہم ہیں مشتاقِ جمال

کیا بیاں کر پائے گی وہ حیرتوں کے درمیاں
وسعتِ دشتِ تمنا اور اک چشمِ غزال

بے یقینی حد سے بڑھتی جا رہی ہے کیا کہیں
یاں گلِ امید پژمردہ ہے سبزہ پائمال

منتظر ہیں آپؐ کے اے آفتابِ ہست و بود
ہم گدایانِ مہ و انجم اسیرِ ماہ و سال

Marfat.com

پھر عطا ہو جائے ہم کو جرأتِ خیبر شکن
مانگتے ہیں منتشر قطرے سمندر کا جلال

اے شبِ یلدا کے رہرو! ناامیدی کفر ہے
اک چراغِ صبح روشن ہے سبھی کے حسبِ حال

عرض کرنے کا سلیقہ یا ہنر کچھ بھی نہیں
شعر کا ملبوس پہنے ہے ہماری عرضِ حال

Marfat.com

نعت

لکھ صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ پہلے قلم سے
پھر عرض گزار اپنی شہنشاہِ اممؐ سے

ہر عہد کا ہر قسم کا ابلیس فنا ہو
لاحول ولا قوۃ لکھ اپنے قلم سے

ہے آپؐ کا ہر اسم اجالوں کی ضمانت
ہوتی ہے سحر سورۂ یاسین کے دم سے

اقرار ہے اقرار ہے سو بار ہے اقرار
توفیقِ نظر مجھ کو ملی بابِ حرم سے

Marfat.com

شعبِ ابی طالب میں ہیں ہم لوگ مقید
مل جائے رہائی ہمیں اس عہدِ ستم سے

چھایا ہے ہر اک سمت یہاں خوف کا موسم
بے خوف ہیں کچھ لوگ مگر آپؐ کے دم سے

مجبوری و لاچاری میں مختاری کا دعویٰ
شکوہ نہیں کچھ مجھ کو بھی اربابِ کرم سے

تسلیم و رضا جن کا مقدّر مرے آقاؐ
وہ لوگ یہاں مجھ کو نظر آتے ہیں کم سے

111289

Marfat.com

نعت

ہمارے پیشِ نظر تھا جو اک خلا ہر دم
تمہارے نور سے روشن ہے وہ فضا ہر دم

ہر اک زمانہ تری رہبری میں آئے گا
ہر اک زمانہ سنے گا تری صدا ہر دم

زمانہ خوف کی بے چارگی بھی دیکھے گا
دلوں میں ذکر تمہارا اگر رہا ہر دم

ہوائے دہر بھی ناکام ہو کے پلٹی ہے
تمہارے عشق کا جلتا رہا دیا ہر دم

کسی عذاب کی اس پر گرفت کیا ہو گی
جسے ہو رحمتِ عالم کا آسرا ہر دم

Marfat.com

میں اپنے ہونے کی ہر سانس تیرے نام کروں
رہے دُرود و ثنا ہی مری بقا ہر دم

مرے وجود کا اثبات تیری ہستی سے
اس ایک بات پہ اصرار ہی رہا ہر دم

میں بے ہنر مجھے توصیف کا شعور کہاں
تمہارا نام ہی وردِ زباں رہا ہر دم

اسی سے میرے مقدّر کی تابناکی ہے
چمک رہا ہے ازل سے جو آئینہ ہر دم

Marfat.com

نعت

تمہارے نام سے کرتا ہوں ابتدا دن کی
تمہارے ذکر پہ ہو جائے انتہا دن کی

اے آفتابِ رسالت مآب ایک کرن
ہر ایک رات کے لب پر ہے اب دعا دن کی

یہ مہر و ماہ تری روشنی کے جویا ہیں
کوئی کرن ہو حرا کی، ہے التجا دن کی

ہمیں تو صحبتِ دیوار و در نہ راس آئی
ترا کرم، جو عطا ہو کھلی فضا دن کی

Marfat.com

ہمارے شہروں پہ موسم رہے مدینے کا
نہیں ہے کوئی بھی رُت اب تو آشنا دن کی

ہمارے شوق کی شوریدگی کا حاصل ہے
شبوں کا گریہ و بے تابیٔ دعا دن کی

Marfat.com

○

ہم جدھر بھی گئے جہاں ٹھہرے
ایک وحشت کے درمیاں ٹھہرے

ہم نے ہجرت ہی اس کو جانا تھا
بے سبب تو نہیں یہاں ٹھہرے

رت جگے پوچھتے رہے تا صبح
خواب کے قافلے کہاں ٹھہرے

گاہ سارا کہا سنا بیکار
گاہ اک لفظ داستاں ٹھہرے

آشکارا ہے آپ پر سب کچھ
آپ جب خود ہی رازداں ٹھہرے

Marfat.com

آپ سے کیا گلہ تغافل کا
آپ تو میرے مہرباں ٹھہرے

ہیں رواں ساحلِ مراد کی سمت
حوصلے اپنے بادباں ٹھہرے

جانتا ہوں کہ اک دعا کے طفیل
ایک ہی جست آسماں ٹھہرے

Marfat.com

○

لفظ معصوم نظر آئے بظاہر کتنے
آشکارا ہوئے معنی کے جواہر کتنے

شاعری چھاؤں گھنی، اس کی حفاظت کیجیے
دم یہاں لیں گے تھکے ہارے مسافر کتنے

ایک منظر کو ہی آنکھوں میں لئے بیٹھے ہیں
اور یہاں بیت گئے جانے مناظر کتنے

نکہت و نور کی سینوں میں امانت لے کر
شاملِ گریۂ شب میرے معاصر کتنے

Marfat.com

اس میں تعمیر کے تخریب کے لاکھوں پہلو
اک مری ذات میں پنہاں ہیں عناصر کتنے

اپنے ایمان کو معیار بنانے والے
بوجہل جیسے یہاں اور ہیں کافر کتنے

اک خزانے کی حفاظت پہ ہیں چپ چپ آنکھیں
ان میں پوشیدہ ہیں اے صبر ذخائر کتنے

Marfat.com

○

میرے لہجے میں ہے اب تک وہی نشتر موجود
ہے مری ذات کے اندر کوئی خود سر موجود

لہر در لہر مری پیاس مرے ساتھ چلی
اور مرے ساتھ رہا ایک سمندر موجود

گردشِ دہر کا سورج بھی مرے ساتھ چلا
ایک سایہ بھی مرے سر پہ برابر موجود

کوئی بھی اپنے خدوخال نہ پہچان سکا
گرچہ آئینہ بھی بستی میں ہے گھر گھر موجود

Marfat.com

میری تدبیر عجب صورتِ احوال میں تھی
میرے ہی ہاتھ سے لکھّا تھا مقدر موجود

یہ وہی لفظ ہیں جو باعثِ آزار بنے
انہی لفظوں میں رہا پیار کا پیکر موجود

شیشۂ دل میں سکوں بخش کسی یاد کا عکس
اَن گنت چاروں طرف دیکھوں تو پتّھر موجود

میں اسے سوچ رہا ہوں جسے دیکھا بھی نہیں
اس کا یہ دعویٰ کہ ہے میرے ہی اندر موجود

Marfat.com

○

زندگی انعام ہے ماتم نہیں
بوجھ یہ شانوں پہ لیکن کم نہیں

جب بہاروں کا یہاں پرچم نہیں
پھر کوئی موسم مرا موسم نہیں

اور کیا اس سے بڑا ہو سانحہ
آدمی ہیں، رُتبۂ آدم نہیں

میں تو جنگل میں کِھلا اک پھول ہوں
واسطے جس کے کوئی موسم نہیں

Marfat.com

آنکھ کا آنسو سے جو ناتا بھی ہے
کوئی رشتہ اتنا مستحکم نہیں

اب اٹھا لو ساغر و مینا تمام
اب تو آنکھوں میں بھی اپنے دم نہیں

سوگواروں میں گزارو زندگی
شہر میں اک جشن ہے ماتم نہیں

صبر سے ملنے پہ یہ عُقدہ کُھلا
گفتگو نشتر ہی تھی مرہم نہیں

Marfat.com

(نذرِ غالب)

سانس ہموار ہو نہیں پائی
پھر مسافت چٹان کی آئی

جن مناظر سے میں گزرتا ہوں
ساتھ کیا دے گی میری بینائی

ساحلِ زیست پر کھڑا تھا کون
لاش کیوں ڈوب کر ابھر آئی

وقت کے تیز رو سمندر پر
ایک خوشبو سی تیرتی آئی

Marfat.com

کون ہے قدرداں زمانے میں
سیپیاں لہر کیوں اٹھا لائی

بے بسی کے اداس جنگل میں
کس کی آواز دور تک آئی

اس کی محفل میں سب قصیدہ گو
کس نے میری غزل وہاں گائی

گفتگو آپ کی بیاں کیا ہو
نرم لہجے کی ایک استھائی

Marfat.com

○

کہیں سورج کہیں تارا کہیں مہتاب لکھتا ہوں
کسی صورت کھلے یہ آسماں کا باب لکھتا ہوں

باندازِ دگر وجہِ شکستِ خواب لکھتا ہوں
جنہیں میں بھول بیٹھا تھا وہی ابواب لکھتا ہوں

کبھی تو جزر و مد مجھ کو اسی ساحل پہ لائے گا
میں پھر دل کے سمندر پر گلِ مہتاب لکھتا ہوں

یہ میری نیند سے محروم آنکھیں ہیں مگر پھر بھی
کُھلی آنکھوں سے کیا کیا دیکھتا ہوں خواب لکھتا ہوں

Marfat.com

مگر اس خواب کا مجھ سے تعلّق تو رہے قائم
پھر اُس کی یاد میں اک نیند کی محراب لکھتا ہوں

یہی دھرتی کی رونق میں گیاہ سبز لائے گا
میں اپنے آنسوؤں سے ایک شہرِ آب لکھتا ہوں

روایت سے میں اپنی منحرف تو ہو نہیں سکتا
دلِ بے تاب؛ الفت کے وہی آداب لکھتا ہوں

یہ میرا حوصلہ ہے صبؔر یا اس کا اشارہ ہے
کہ بنجر ساعتوں میں لمحۂ شاداب لکھتا ہوں

Marfat.com

○

سب کچھ ہی لکھا، پیار کا رشتہ نہیں لکھا
شاخوں پہ کبھی سبز پرندہ نہیں لکھا

یہ آگ مرے دل میں مگر کیسی لگی ہے
اک پھول ہی لکھا اسے شعلہ نہیں لکھا

امید کا مفہوم معانی میں چھپا ہے
میں نے کبھی اک لفظ فسردہ نہیں لکھا

کچھ اور مناظر ہیں سمندر کی نظر میں
چاہا تھا، مگر پھر بھی کنارہ نہیں لکھا

Marfat.com

کچھ اور ہیں مرغوب مضامین غزل کے
گیتوں میں بھی۔ ساون کا سندیسہ نہیں لکھا

گیسوئے شبِ ہجر سلیقے سے سنوارے
سورج کا ہی اترا ہوا چہرہ نہیں لکھا

کیا کیا نہ خدوخال لکھے تیرے غزل میں
کُملایا ہوا اپنا ہی چہرہ نہیں لکھا

کاغذ بھی ہوا ختم سیاہی بھی ہوئی خشک
حالانکہ ابھی اپنا نوشتہ نہیں لکھا

Marfat.com

○

آخر دھیان میں آئی میرے شام سمے یہ بات
دائیں ہاتھ پہ دن تھا میرے بائیں ہاتھ پہ رات

امن تھا میری ذات کے اندر باہر ایک فساد
دن تھا میری روح کے اندر باہر کالی رات

رات ڈھلے جب میں نے اس کو یاد دلایا چاند
اس نے مجھ کو یاد دلائی جگنو کی اوقات

سوچ، ہوا کا بھرم ہی کیا ہے دیئے بجھاتی جائے
اس نے ایک سندیسہ بھیجا اور ہوا کے ہاتھ

Marfat.com

ہم سے تو یہ پھول ہی اچھے جنہیں سجائیں لوگ
دھیرے دھیرے کہہ جاتے ہیں اپنے من کی بات

جسم کا دکھ سکھ کیا ہے پگلے، جسم تو ڈھلتی چھاؤں
جنم جنم سنجوگ نہ پائیں، پھر کیسی بارات

کس کا نور ظہور ہے ہر جا، کیا ڈالی کیا پات
درشن کی بھکشا نہ ملے تو پھر کیسی خیرات

Marfat.com

○

جس طرح سے ہو رہی ہے اب بسر مت کیجئے
اس طرح اپنی انا کو در بدر مت کیجئے

رکھنا دیواروں کو اونچا اور دروازے کو بند
زندگی سے اس طرح قطعِ نظر مت کیجئے

سوچئے تصویر کا، بنیاد کا، تعمیر کا
ظاہری زیبائشِ دیوار و در مت کیجئے

دیجئے ان سبز آنکھوں کو بہاروں کی نوید
جھیلئے جورِ خزاں اس کو خبر مت کیجئے

Marfat.com

عمر بھر رہئے کسی جلوہ گری کے منتظر
یا نظر کو التماسِ رہ گزر مت کیجئے

چاند سورج کا سفر گردش کا ہے روشن تو ہے
بن چراغِ آرزو' کوئی سفر مت کیجئے

مستقل ہوتی نہیں ہے لہر کوئی سی بھی ہو
موجِ غم کو اس قدر بھی معتبر مت کیجئے

دل سی نازک شے کا ہم پر بھی ہے واجب احترام
حرفِ غم سے زندگی زیر و زبر مت کیجئے

کچھ دعائیں اور یادیں ساتھ اپنے لے چلیں
گر نہیں کچھ زادِ رہ' عزمِ سفر مت کیجئے

Marfat.com

○

بن ترے خود کو عبارت تو نہیں کر سکتا
تنہا تعمیر عمارت تو نہیں کر سکتا

نور انعام ملا ہے مری آنکھوں کو مگر
رہن میں اپنی بصارت تو نہیں کر سکتا

نا اُمیدی سے بھلا میرا تعلق کیسا
اپنی یہ عمر اکارت تو نہیں کر سکتا

اک نیا روپ عطا کرتا رہا لفظوں کو
نئے لہجے کی جسارت تو نہیں کر سکتا

Marfat.com

آئینہ میرے خدوخال ہی دکھلائے گا
آئینہ میری حفاظت تو نہیں کر سکتا

بجھ گیا چاند تو جگنو ہی سلامت رکھّا
طے اندھیرے میں مسافت تو نہیں کر سکتا

Marfat.com

○

یہ عہدِ سامری بھی نہیں، پھر یہ کیا ہُوا
ہر دل میں ایک سونے کا بچھڑا چھپا ہُوا

آہستہ سانس لیجئے، آہستہ بولئے!
ہر شخص ہے یہاں پہ ہوا کا ڈسا ہُوا

کیا کیا فریب کھائے تھے اس نے بہار کے
آخر شجر سے ٹوٹ کے پتّا جدا ہُوا

یوں پھر رہا ہوں شہر کی سڑکوں پہ خستہ تن
جیسے کوئی پتنگ ہوا میں کٹا ہُوا

Marfat.com

دامن امید کا ہے ہماری گرفت میں
مایوسیوں کے وار سے اب تک بچا ہُوا

منصف کا خوں بہا سے تعلق نہیں رہا
گلیوں میں جم چکا ہے مگر خوں بہا ہُوا

فرمائش قصیدہ بھی ہے، میرے سامنے
دیکھوں ہر ایک ماتھے پہ نوحہ لکھا ہُوا

کیوں مانگتے ہیں لوگ سند بات بات پر
کیا معتبر نہیں ہے ہمارا کہا ہُوا

Marfat.com

○

آسودگانِ خاک کو مژدہ سنایئے
اب آسمان پر کوئی محشر اٹھایئے

یوں بھی طلسمِ ذات کا جادو جگایئے
آئینہ خانہ اپنے ہی گھر میں سجایئے

کب سے کھڑی ہوئی ہے سحر انتظار میں
شب رائیگاں نہ جائے کوئی دکھ جگایئے

اپنے غموں کو شعر کی قوت میں ڈھالئے
یوں زندگی سے اپنا تعلّق نبھایئے

Marfat.com

اب شہر کے نقوش بھی صحرا سے کم نہیں
صحرا نہ جایئے، یہیں ڈیرے جمایئے

پیماں وفا کا دستِ تہِ سنگ تھا کبھی
اب شرط ہے کہ جسم تہِ سنگ لایئے

کب تک فلک کے چاند ستاروں سے کام لیں
گر ہو سکے چراغِ زمیں کے جلایئے

Marfat.com

ں

سائے سے پوچھ رہا ہے قدوقامت کیا ہے
دشمنِ عقل تری عقل سلامت کیا ہے

شاخ لرزاں ہو تو پھر کیسے پرندے ٹھہریں
کون سمجھائے یہاں شرطِ اقامت کیا ہے

در و دیوار میں ہیں خوف کے سائے پنہاں
کوئی بتلائے مجھے گھر کی علامت کیا ہے

میرے ہونٹوں پہ فقط حرف دعا کا باقی
میری آنکھوں میں بجز اشکِ ندامت کیا ہے

ایک اک سانس مرا اس کی عبادت میں رہا
اقتدا کیسی یہاں اور امامت کیا ہے

Marfat.com

○

فریب کشتی و ساحل مری نگاہ میں ہے
مگر وہ لہر، گئی ساتھ جو کنارے تک

ہے میرے خواب کی تعبیر اس کی آنکھوں میں
مری حیات ہے موقوف اک اشارے تک

وہ میرا چاند مگر روٹھ کیوں گیا مجھ سے
ہیں میری پلکوں پہ جس کے لئے ستارے تک

اب اس کو لفظوں کی مالا میں کیسے پہناؤں
وہ جس کی نذر کئے میں نے استعارے تک

میں خوابِ خاک سے جاگوں تو کچھ سمجھ آئے
فلک سے بھیجے تھے کس نے مجھے اشارے تک

Marfat.com

○

عقل کی قسمت میں حیرانی ہے حیرانی کے بعد
منزلیں حاصل ہیں دل کو ایک نادانی کے بعد

ابرِ باراں کا بھی سیرابی سے رشتہ ڈھونڈیئے
کھیت بنجر ہو گئے ہیں اور طغیانی کے بعد

کتنی دلکش ہے یہ دنیا بھول جاتے ہیں تجھے
ہر پریشانی سے پہلے ہر پریشانی کے بعد

روشنی کے دائروں میں لفظ خود آنے لگے
جب کسی کا دل تڑپ اٹھے غزل خوانی کے بعد

Marfat.com

کیا بصارت اور بصیرت کا تعلق دیکھتے
آنکھ ویراں ہو گئی ہر ایک حیرانی کے بعد

نقشِ حیرت ہی غزل کی جان ہے میرے لئے
آئنہ اک اور لے آیا ہوں حیرانی کے بعد

Marfat.com

○

چہروں سے تعلّق قائم ہے، آنکھوں میں اجالا باقی ہے
لکھنے ہی کی مہلت ختم ہوئی الفاظ کی مالا باقی ہے

میں حسن کے معنی کیا لکھوں میں عشق سے نسبت کیا رکھوں
لوگوں سے محبت کرتا ہوں، سینے میں جوالا باقی ہے

کل ہی کا یہ قصہ لگتا ہے، تخلیق صنم کیا کیا نہ کیے
سب جھوٹ ہوئے، بت ٹوٹ گئے اک دل میں شوالا باقی ہے

جو دیکھا تھا وہ لکھ نہ سکے جو، لکھا بھی سمجھا نہ سکے
دل ٹوٹ گیا، جاں ہار گئے، سینے ہی کا چھالا باقی ہے

کیا بات کریں تحریروں کی، لفظوں سے معانی ختم ہوئے
اک اسم کی حرمت قائم ہے اور اس کا حوالہ باقی ہے

Marfat.com

آنکھوں میں چراغاں شام سے ہے اک چاند ادھر سے گزرے گا
پلکوں پہ ستارے روشن ہیں اک جاگنے والا باقی ہے

شبنم کی ہوا خیزی ہو گی، پھولوں کو پسینے آئیں گے
ہنگام سحر اب گلشن میں بس ایک سنبھالا باقی ہے

شائستہ نگاہوں کی صحبت. تہذیب ہماری کرتی ہے
یہ ذکر بھی اب پارینہ ہے کہنے کو حوالہ باقی ہے

کیا کیا نہ سخن کہنے کے لئے پیکر نئے ڈھالے جاتے ہیں
لیکن یہ غزل ہے جس کا ابھی انداز نرالا باقی ہے

پتھر پہ لکھی تحریریں بھی کچھ وقت لگا معدوم ہوئیں
پانی پہ رقم جو خوں سے ہوئیں بس ان کا حوالہ باقی ہے

Marfat.com

○

ہمیں اک بار پھر دھوکا ہُوا ہے
کہ ساحل پر سفینہ آ گیا ہے

پسِ دیوار جو کچھ ہو رہا ہے
سرِ دیوار لکھا جا چکا ہے

شکست و فتح کی کس کو خبر ہے
مرے اندر بپا اک کربلا ہے

یدِ بیضا نظر آتا نہیں ہے
ہر اک فرعون اونچا بولتا ہے

Marfat.com

زمین و آسماں ٹھہرے ہوئے ہیں
فقط گردش میں انساں آ گیا ہے

ٹھہرتا ہے وہی مجرم یہاں پر
نشانے کی جو زد پر آ گیا ہے

سَروں کو دھوپ سے جب بھی بچایا
تو پھر بارش نے ہم کو آ لیا ہے

کٹی ہے عمر تو ناکامیوں میں
مگر اک بھید ہم نے پا لیا ہے

•

محبت باعثِ آزار کیوں ہے
ہمیں اس بار یہ بھی سوچنا ہے

ہمیں نفرت پہ اب لکھنا پڑے گا
محبت پر بہت لکھا گیا ہے

Marfat.com

ہم اپنے آپ سے بچھڑے ہوئے ہیں
جدا وہ کیا کبھی ہم سے ہوا ہے

تغزل میں کوئی تو رنگ چمکے
قلم کیوں حرف پھیکے لکھ رہا ہے

Marfat.com

○

جو ہونا تھا سو اب تک ہو چکا ہے
نئی کروٹ زمانہ لے رہا ہے

چلو اب اس میں رہ کر زیست کر لیں
ہمارے سامنے غار حرا ہے

حرا کے پتھّروں پر سر ہی پٹکیں
یہیں تو سارے زخموں کی دوا ہے

جہاں میں خاک ہی برتر ہے سب سے
اسی اک بات پر جھگڑا ہوا ہے

Marfat.com

ستاروں کے جِلو میں کون آیا
سپیدی سی فلک پر رونما ہے

مرا باطن ہے اس پر آشکارا
کوئی پردوں سے مجھ کو دیکھتا ہے

سحر دم کچھ ستارے جاگتے ہیں
ابھی مشرق میں سورج سو رہا ہے

غبارِ حسرتِ ناکامیٔ دل
افق سے تا افق پھیلا ہوا ہے

ذرا سوچیں تو کیا چاہا تھا ہم نے
ہمارے سامنے کیا ہو رہا ہے

"یقیناً" اپنی نیّت میں خلل تھا
وظائف کا اثر اُلٹا پڑا ہے

Marfat.com

جو رستہ جا رہا تھا جنگلوں کو
ہمارے ہی گھروں تک آ گیا ہے

نظر اونچی کروں تو اس کو دیکھوں
زمانہ مجھ سے اونچا ہو گیا ہے

معانی ڈھونڈتے ہیں اب اسی کے
ہمیں جو لفظ پڑھوایا گیا ہے

Marfat.com

○

قطرۂ شبنم اگر ہو سورجوں کے درمیاں
ایک موسم اس کا بھی ہے موسموں کے درمیاں

حرف خوشبو کا جہاں ہے حرف سے ناتا نہ توڑ
حرف تارا حرف جگنو ظلمتوں کے درمیاں

ہے نگاہوں میں ابھی تک اک شعاعِ تابناک
نیم روشن دائرہ ہے دائروں کے درمیاں

اپنے بت کو آپ ہی میں ریزہ ریزہ کر سکوں
ایک خواہش یہ بھی ہے سب خواہشوں کے درمیاں

Marfat.com

ایک لذّت وصل کی تھی ایک لذت ہجر کی
کٹ رہی تھی زندگی ان لذتوں کے درمیاں

مرکزی نقطہ نگاہوں سے کبھی اوجھل نہ ہو
دائرے تو سینکڑوں ہیں دائروں کے درمیاں

رات دن دونوں سنور جائیں اگر مجھ کو ملے
ایک بیداری کا لمحہ غفلتوں کے درمیاں

Marfat.com

○

گلوں کے در پہ شبنم، دیدۂ تر دیکھ لے یہ بھی
طلوعِ صبح سے پہلے ہی گوہر دیکھ لے یہ بھی

ستارے بھی تعاقب کر رہے ہیں اپنے سورج کا
ٹھہر جا اے گزرتی شام! منظر دیکھ لے یہ بھی

ہماری عافیت کا اور تحفظ کا جو ضامن تھا
وہ دروازہ ہوا ہے بند ہم پر دیکھ لے یہ بھی

نکل سکتی ہے جوئے شیر ان سے بھی اگر کوئی
ہمارے عہد کے فرہاد! پتھر دیکھ لے یہ بھی

Marfat.com

ابھی آنکھوں میں دم ہے اور بازو بھی سلامت ہیں
چبھے ہیں میرے سینے میں جو نشتر دیکھ لے یہ بھی

فضا میں ہی دعائیں اور صدائیں سب معلّق ہیں
زمیں پر ہی بپا ہو گا وہ محشر دیکھ لے یہ بھی

مری مٹی کو رکھ کر چاک پر کیوں بھول بیٹھا ہے
ادھورا ہے ابھی کچھ نقشِ پیکر دیکھ لے یہ بھی

ہر اک سے اس قدر بیگانگی اچھی نہیں ہوتی
یہ دستک دے رہا ہے کون در پر دیکھ لے یہ بھی

Marfat.com

○

الفاظ کی وادی سے چپ چاپ گزرنا ہے
اب حسن معانی کا ایسے ہی سنورنا ہے

قیدی ہوں عناصر کا' کیا مجھ کو خبر ہو گی
کب میں نے بکھرنا ہے کب تم کو سنورنا ہے

وابستہ مری دنیا' اس شہر کی مٹی سے
ہر وار کو سہنا ہے دم عشق کا بھرنا ہے

جب تک وہ رہا غافل بے نور تھا یہ چہرہ
اب اس نے توجّہ کی اب مجھ کو سنورنا ہے

Marfat.com

جینا بھی تڑپنا بھی، یہ کام نہیں آساں
پر حکم جو اس کا ہے ہر حال میں کرنا ہے

کچھ اور تقاضے ہیں اس عمر کے حصے میں
کچھ بھول بھی جانا ہے، کچھ یاد بھی کرنا ہے

Marfat.com

○

صورتِ سلسلۂ ابرِ رواں گزری ہے
زندگی منحرفِ قیدِ مکاں گزری ہے

کوئی ذرہ کبھی سورج سے یہ پوچھے کہ بتا
دن گزارا ہے کہاں رات کہاں گزری ہے

کیسے تبدیل ہوئی فکر رسا وقت کے ساتھ
کل تلک جس پہ یقیں تھا وہ گماں گزری ہے

ٹوٹ ہی جانا مقدر میں لکھا ہے اس کے
زندگی اپنی عجب سخت کماں گزری ہے

Marfat.com

یہ الگ بات کہ پھولوں کی زباں لکھتا رہا
زندگی میری بہت سوختہ جاں گزری ہے

اب مرے سینے میں دل خالی ہے آنکھیں ویراں
چار جانب مرے اک ریگِ رواں گزری ہے

تیرے ہونے کا مری ذات سے رشتہ کیا ہے!
اپنی ہی زیست مجھے رازِ نہاں گزری ہے

لبِ خاموش پہ ہر چند ہوائیں رقصاں
شمعِ الفاظ مگر شعلہ فشاں گزری ہے

Marfat.com

○

سفر تاریکیوں کا ہے نجانے مختصر کب ہو
جہانِ آرزو میں دیکھئے رقصِ شرر کب ہو

ابھی تو وحشتوں میں عقل کی فطرت ہے سرگرداں
صحیفوں میں لکھا ہر لفظ جانے معتبر کب ہو

میں سورج کی شعاؤں پر سفر کرتا چلا آیا
جسے سائے سے مطلب ہو وہ میرا ہم سفر کب ہو

کہانی 'پیاس' کی دریا کی' مشکیزوں کی 'تیروں کی
سناتے ہی رہے ہیں ہم مگر اس پر اثر کب ہو

Marfat.com

اگرچہ روشنی ہے چاند کی سب کے لئے لیکن
چراغاں جس زمیں پر ہے وہ میری رہ گزر کب ہو

اب اپنا استغاثہ آپ ہی ثابت کروں گا میں
تمہاری گفتگو کچھ بھی سہی میری سپر کب ہو

Marfat.com

○

کسی کو فکر نہیں، کوئی سوگوار نہیں
کوئی چراغ اگر زیبِ رہ گزار نہیں

طویل شب یہ گزاریں گے کس یقین پہ ہم
دلیلِ شمعِ سحر کا بھی اعتبار نہیں

پہنچ گئے ہیں مگر اس مقام پہ ہم [illegible]
جہاں کسی کو بھی فکرِ مآلِ کار نہیں

سو اس طرح سے بھی گزرے گی عمر حیرت ہے
کہ صبحِ وصل نہیں، شامِ انتظار نہیں

Marfat.com

قیام اور سفر اب تو ایک جیسے ہیں
کہ راہ میں بھی شجر کوئی سایہ دار نہیں

ہر اک عمل کا بنایا گیا مجھے مختار
مگر یہ کیا کہ نتائج پہ اختیار نہیں

ترا فسانہ ازل سے ہے تا ابد محکم
مگر ہماری کہانی کا اعتبار نہیں

Marfat.com

○

ہمیں سنائی گئی ہیں کہانیاں کیا کیا
ہمارے دل کو رہیں خوش گمانیاں کیا کیا

وفورِ غم کی ہوئیں ترجمانیاں کیا کیا
لبِ خموش کی جادو بیانیاں کیا کیا

زمیں کی پیاس کو دیکھیں کہ ابرِ رحمت کو
ہمارے حال پہ ہیں مہربانیاں کیا کیا

ہرے ہوں کھیت اسی سے اجڑیں بھی
دکھا رہا ہے یہ دریا روانیاں کیا کیا

Marfat.com

دلوں میں درد کے دریا تو سوکھے رہتے ہیں
زبان پر ہیں مگر سوز خوانیاں کیا کیا

نہیں ہیں ہاتھ ہی پتھر، ہیں انگلیاں بھی فگار
مشقتوں نے ہیں لکھی نشانیاں کیا کیا

فریب لالہ و گل تھا بہار کا منظر
سپرد عقل ہوئیں باغبانیاں کیا کیا

دعائے ردِّ بلا اب مری زباں پر ہے
کہ میرے پیشِ نظر ہیں نشانیاں کیا کیا

Marfat.com

○

اگرچہ جہتیں کئی ہیں مرے فسانے کی
نگاہ تیز بہت ہے مگر زمانے کی

یہ کیسے دھوپ کے موسم میں آرزو جاگی
ترے خیال کی بارش میں بھیگ جانے کی

کبھی کبھی یہ بہاریں یہ بجلیاں اے دوست
مجھے بھی یاد دلاتی ہیں آشیانے کی

یہاں کسی کا کوئی مستقل وجود نہیں
بس ایک موج سمندر ہے آنے جانے کی

Marfat.com

سرہانے قبر کے جا کر دیا جلا آئے
ہمارے دل میں تھی خواہش دیا جلانے کی

یہ کس کو آگ سے یا روشنی سے خوف آیا
یہ کس نے بات کہی ہے دیا بجھانے کی

دعا کے خیمے نے محفوظ کر لیا ہے مجھے
ہزار بادِ مخالف چلی زمانے کی

Marfat.com

○

محل اگرچہ نہیں آئنہ دکھانے کا
مگر یہ قرض ہے مجھ پر مرے زمانے کا

چلو فرات کی جانب اٹھاؤ مشکیزے
وسیلہ اور نہیں پیاس کے بجھانے کا

مری خموشی بھی اس پر گراں گزرتی ہے
اسے بہانہ ملے بات کے بڑھانے کا

خوش آمدید کہیں کیا نئی صدی کو ہم
یہاں تو ذکر وہی ہے گئے زمانے کا

Marfat.com

اے آسمانوں کے خالق! ہزار شکر ترا
ہمارے پاؤں تلے یہ زمیں بچھانے کا

غزل کہی ہے تو اب جستجو میں رہتا ہوں
کوئی بہانہ اسے اپنا غم سنانے کا

Marfat.com

○

یہ کھنڈر کھنڈر بستی جس کی پاسبانی ہے
گم شدہ قبیلے کی آخری نشانی ہے

کل فقط کہانی تھا آج اک حقیقت ہے
خوش گمان لوگوں کی یہ بھی خوش گمانی ہے

رات اک وسیلہ ہے خود سے بات کرنے کا
وقت کے سمندر میں شب یہ ڈوب جانی ہے

دن میں کرتے ہیں کوشش ہم جسے گرانے کی
رات کو وہی دیوار ہم نے پھر اٹھانی ہے

Marfat.com

ایک خواب کی خاطر اک گلاب کی خاطر
کیسے کیسے صحرا کی خاک ہم نے چھانی ہے

ضبطِ غم کا بندھن بھی عارضی ہی نکلا ہے
پھر وہی تلاطم ہے پھر وہی روانی ہے

زر پرست لوگوں کی بے ضمیر محفل میں
صبرؔوانی چپ رہیے کیا صدا لگانی ہے

Marfat.com

○

مجھے یہ علم کہ میں کیا، مرا ارادہ کیا
زمانہ دیکھ رہا ہے مگر تماشا کیا

مجھے تو لوٹ کے آنا نہیں ہے اس گھر میں
خلوص و مہر و وفا کا کروں تقاضا کیا

تعلقات کی زنجیر ہی شکستہ تھی
سو میرے ذکر پہ دل آپ کا دھڑکتا کیا

پہنچ گئی ہے مرے گھر میں جنگلوں کی صدا
پھر ایسے حال میں دل کی پکار سنتا کیا

رہا نہ اہلِ بصیرت سے جب تعلق کچھ
تو پھر یہ چاروں طرف ہے مرے تماشا کیا

Marfat.com

اسے تو لمحۂ فرصت کبھی نصیب نہیں
میں اپنا حال بھری بزم میں سناتا کیا

یہ کیسے رات کے آنگن میں روشنی پھیلی
پسِ دریچہ نظر آیا چاند چہرہ کیا

شریک جس میں نہ میری زمیں کی خوشبو ہو
سو اس مہک کو پسینے میں پھر بساتا کیا

سماعتوں کے مراحل تمام بیت گئے
سو اب یہ زخم کا منظر اسے دکھاتا کیا

•

دیئے کے ساتھ اگر روشنی نہیں مشروط
تو اس کا صبر کسی طاق میں سجاتا کیا

Marfat.com

(نذر غالب)

میں کیا تھا اور کیا ہوں اب نہ سوچا جائے ہے مجھ سے
دکھاتے آئنہ کیوں ہو نہ دیکھا جائے ہے مجھ سے

میں اپنے عہد کی تاریخ بھی ہوں اور مورّخ بھی
جو لکھا جا رہا ہے کب وہ لکھا جائے ہے مجھ سے

وہ جس پر منحصر ہے زندگی کی ساری رعنائی
وہی حرف تمنا کیوں نہ لکھا جائے ہے مجھ سے

یہ میرے دشمنوں ہی کے رویّوں کا نتیجہ ہے
مزاجِ دوستاں بھی اب نہ پوچھا جائے ہے مجھ سے

Marfat.com

شریک اک بت رہا ہے کفر اور ایماں کی حالت میں
جو توڑا جائے ہے مجھ سے نہ پوجا جائے ہے مجھ سے

تمنا دل کی ہے کچھ اور ہی پر وائے ناکامی
دکھاتا ہے زمانہ کب وہ دیکھا جائے ہے مجھ سے

زمانے ہی کے ہاتھوں سے بکھرتا جا رہا ہوں میں
کہاں اے صؔبر اب خود کو سمیٹا جائے ہے مجھ سے

Marfat.com

○

ہر ایک نقش اسی کا مری سجائے غزل
وہ ابتدائے غزل ہے وہ انتہائے غزل

مجھے تو لفظ کی حرمت نے زندگی بخشی
خوشا نصیب کہ ہوں کشتۂ ادائے غزل

جلائے جاتے ہیں کیا کیا محبتوں کے لئے
چراغِ لفظ کی محراب میں سجائے غزل

نجانے گنبدِ دل میں صدا یہ کس کی ہے
ہر اک سے اپنی محبت سدا جتائے غزل

Marfat.com

رہائی اور اسیری کا فرق واضح ہو
جو تیری بزم میں آ کر مری سنائے غزل

اگرچہ پیش نظر ہے غروب کا منظر
طلوع ہوتی رہے گی مگر نوائے غزل

کہاں پہ جا کے اسے صبر اب تلاش کریں
وہ اک اشارۂ ابرو کہ تھا بنائے غزل

Marfat.com

○

یہ حکم ہے کہ لکھوں وہ جو پیش منظر ہے
خطا معاف مری سوچ تم سے ہٹ کر ہے

عجیب خواہشِ تحریر ہے سدا دل میں
اگرچہ حسن گرفتِ قلم سے باہر ہے

بس ایک شہرِ تمنا سجائے بیٹھا ہوں
امید ہی تو مری زندگی کا محور ہے

میں گرد و پیش جو دیکھوں تو خود نظر آؤں
یہ عکس کس کا ہے جو آئینے کے اندر ہے

Marfat.com

یہ کس مقام پہ اب آ گیا سفر میرا
قدم نہ گھر سے نہی باہر نہ گھر کے اندر ہے

بسا ہوا ہے سماعت میں ہجر کا نوحہ
مگر وصال کا نغمہ بھی میرے لب پر ہے

سنا رہا ہوں زمانے کو میں غزل لیکن
بس ایک زخمِ تمنّا مری زباں پر ہے

میں اس کے چاند ستاروں سے روشنی چاہوں
مرے لئے یہ زمیں آسماں سے بہتر ہے

Marfat.com

○

زہر میں ڈوبی ہوئی کیا کیا صدا سنتا رہا
پھول کلیوں کے لئے لیکن مہک لکھتا رہا

کچھ کتاب زندگی میں پہلے بھی تحریر تھا
لیکن اس کے حاشیے پر میں بھی کچھ لکھتا رہا

مضطرب اک آرزو نے عمر بھر رکھا مجھے
بے یقیں ہونٹوں پہ اک حرف دعا رکھتا رہا

ہاں، اسی رستے سے گزری تھی کبھی دل کی بہار
راہ میں بکھری ہوئی میں پتیاں چنتا رہا

Marfat.com

عمر کی دہلیز پر اک فرد مجھ سے ناتواں
ریشمی یادوں سے اک قوسِ قزح بنتا رہا

راستے سے پھر بھٹک جانے کا شکوہ کیا کروں
روشنی جس میں نہ تھی میں وہ دیا رکھتا رہا

جس گھڑی اپنے یقیں پر صبر مجھ کو شک ہُوا
وہم کو اپنے لئے میں در بدر پھرتا رہا

Marfat.com

○

دلوں میں رقص کناں پیچ و تاب درد کا ہے
ہر ایک ذرے میں اک آفتاب درد کا ہے

زمین کرب میں ڈوبا ہوا جزیرہ سا
یہ آسمان فقط اک عذاب درد کا ہے

میں لہر لہر سفینے تلاش کرتا ہوں
مگر یہ حدِّ نظر تک سراب درد کا ہے

سنا رہی ہیں پریشان و مضطرب آنکھیں
لبوں پہ "مہرِ خموشی" خطاب درد کا ہے

Marfat.com

بتا رہے ہی مجھے لوگ اور ہی تعبیر
جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے خواب درد کا ہے

زباں پہ حرفِ تشکر' دلوں میں حرفِ الم
ہر ایک شخص کے رخ پر نقاب درد کا ہے

ہر ایک فرد سناتا ہے غم کے افسانے
کھلا یہ ہم پہ کہ ہر ایک' باب درد کا ہے

یہ اور بات کہ اس میں مسرّتِ غم ہو
مرے کلام کا یہ انتساب درد کا ہے

Marfat.com

○

تیرگی میں حرف کے انوار شامل ہو گئے
کتنی آسانی سے طے سارے مراحل ہو گئے

دشمنوں کے ساتھ کچھ احباب شامل ہو گئے
کیسے بازو تھے جو گردن میں حمائل ہو گئے

کم تو پہلے بھی نہ تھے کچھ پیچ و خم اس زلف کے
ان میں شامل اور دنیا کے مسائل ہو گئے

ایک ہی تصویر میں دیکھا ہے وصل و ہجر کو
لطف مجھ کو زندگی کے دونوں حاصل ہو گئے

Marfat.com

ہجر کے دریا سے کب کوئی سلامت آ سکا
جو سفینے بچ گئے وہ غرق ساحل ہو گئے

شہر والوں کو تمیزِ وسعتِ صحرا نہ تھی
یہ مری قسمت کہ شامل کچھ قبائل ہو گئے

ایک صحرا روبرو ہے اور اک آواز ہے
میرے ہی افکار سب میرے مقابل ہو گئے

کیسے کیسے ہیرے موتی ہیں مگر ہم بدگماں
اپنے ہی احباب سے اس درجہ غافل ہو گئے

Marfat.com

○

اس کے قلم کا زور کہانی میں بٹ گیا
میرا وجود لفظ و معانی میں بٹ گیا

کچھ میں گرفتِ عارض و رخسار میں رہا
اور کچھ سفر شگفتہ بیانی میں بٹ گیا

کچھ اور لوگ بھی تھے مری داستان میں
کردار ایک تھا جو کہانی میں بٹ گیا

کیا جوش تھا جو عمر کی ناؤ کے ساتھ ساتھ
بچپن کی ضد میں اور جوانی میں بٹ گیا

اے ساکنانِ ساحلِ پرامن دیکھنا
طوفاں کا قہر کیسے روانی میں بٹ گیا

Marfat.com

○

اے گھنگھور گھٹاؤں والی! دل صحرا پہ بادل ہو
گھڑیاں بیتیں جگ جگ بن کر اور نہ آنکھ سے اوجھل ہو

چندا بن بن جو چمکے ہے بادل بن بن جو پھیلے
تیرے ماتھے کی بندیا ہو، تیری آنکھ کا کاجل ہو

تیری دھن میں، تال پہ تیری، تیرے آنگن ناچوں میں
میرے پاؤں میں جو چھنکے وہ تیرے پیار کی پائل ہو

کاہے چنتا من کو لاگی ہے تم تو جیسے جانے نا
الٹا مجھ سے پوچھ رہے ہو، کاہے اتنے بے کل ہو

جیون جینا اتنا مشکل، کاہے میں یہ جانوں تھا
اب تو یوں لاگے ہے جیسے دھرتی ہی یہ مقتل ہو

Marfat.com

○

کس کو یاد کرتے ہو اور کس بہانے سے
بچپنا نہ ہاتھ آئے تتلیاں اڑانے سے

درد کم نہیں ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے
شاعری کے پڑھنے سے شعر گنگنانے سے

تہمتیں زمانے کی اپنے سر اٹھا لیجے
اب یہی تقاضا ہے عدل کا زمانے سے

موسمو کے متوالو! یہ بھی دھیان میں رکھنا
بارشیں نہیں ہوتیں بادلوں کے آنے سے

Marfat.com

احتیاط کرتا ہوں روشنی سے ڈرتا ہوں
آنکھ ہی نہ چندھیائے روشنی کے آنے سے

پھر فضا میں رقصاں ہے اک اڑان کا منظر
حوصلے نہیں ٹوٹے بال و پر کے جانے سے

اک خیال دھندلا سا فکر اک ادھوری سی
کیا ہوا ہمیں حاصل پڑھنے اور پڑھانے سے

چند لفظ اپنے تھے اور وہ بھی بے معنی
حیثیت کھلی اپنی اُس کے در پہ جانے سے

Marfat.com

○

صلہ کیا خاک دے گا وہ بھلا میری محبت کا
جسے احساس تک ہوتا نہیں میری رفاقت کا

خیال و فکر کی اس سلطنت کو کیا بچاؤں گا
مرے چاروں طرف اک شور بے ہنگم بغاوت کا

غنی ہوں اور اِستغنا کی مجھ میں شان تجھ سے ہے
بہت شہرہ ہوا ہے شہر میں میری قناعت کا

نہ جانے آتشِ نمرود میں کب تک سلگنا ہو
کسی فرعون کو کیا علم دریا کی طبیعت کا

Marfat.com

کبھی اسباب کا ہونا ضروری ہی نہیں ہوتا
کبھی انداز بھی ہو جاتا ہے اس کی مشیت کا

تو کیا تکمیل اس کی اب صدائے غیب سے ہو گی
ابھی اک نامکمل باب ہے اپنی حکایت کا

Marfat.com

○

شہرِ وفا میں اک قاتل کا شہرہ خوب ہُوا
جس کا ہر انداز ہ نجانے کیوں مرغوب ہُوا

بہرے اندھے بزدل وحشی سارے قاتل تھے
سچ بینا تھا اور بہادر جو مصلوب ہُوا

اپنے لہو کے دیپ جلاؤ اس اندھیارے میں
رات کے حسن کی خاطر دیکھو کیا مطلوب ہُوا

سوچو لیکن ذہن سے اس کے کہو تو اس کی بات
جس نے اپنا کہا' کیا' بس وہ معتوب ہُوا

Marfat.com

مرہم سوچے یا یہ دیکھے کس کے نشانے پر ہے وہ
تیر گنے یا زخم کو دیکھے جو مضروب ہوا

شعر کہے، آباد رکھے جو اُس ویرانی کو
صحرا صحرا خوشبو خوشبو کا مندوب ہُوا

Marfat.com

○

لبِ ساحل جو ہوا تھا وہ تماشا غائب
ڈوب کر ہم کبھی ابھرے تو کنارا غائب

کوئی پھر کیسے یہاں عشق کی تحریر پڑھے
جب نگاہوں سے ہوا جاتا ہو لکھا غائب

اک محبت کی کرن روٹھ گئی ہے جب سے
پھر مرے شہر سے ہونے لگا کیا کیا غائب

اک مرے خون کا سورج نہ افق پر ابھرا
مُتصل چاند سے ہر ایک ستارا غائب

Marfat.com

اس کی تقریر میں تفہیم سے انکار بھی تھا
اس کے اظہار میں اقرار کا چہرا غائب

دل گرفتارِ تمنّا تھا سو مانا ہی نہیں
بیکراں دشت میں ہو جاتا ہے رستا غائب

آرزو وصل کی کیا صاحب پندار کرے
ساعت ہجر میں تھا لطف تماشا غائب

ہم سے خود اپنے خدوخال فراموش ہوئے
جب نگاہوں سے ہوا تیرا سراپا غائب

اب کوئی صبح کوئی شام کوئی رات نہیں
وقت کے ساتھ ہوا جاتا ہے کیا کیا غائب

کسی مشکیزے، کسی تیر، کسی پیاس کا ذکر
جب بھی آیا تو ہُوا خوف کا دریا غائب

Marfat.com

دیکھنا یہ ہے کب اٹھتی ہے محبّت کی بساط
کس گھڑی ہوتا ہے یہ آخری مہرا غائب

اب کوئی نہر یہاں پیاس بجھانے کو نہیں
ذکرِ فرہاد ہی کیا اب تو ہے تیشہ غائب

صبؔر اظہار کو سو رنگ دیئے کچھ نہ بنا
اس کا جب ذکر چھڑا تھی میری بھاشا غائب

Marfat.com

○

اپنا کیوں عکس مٹایا' یہ وہی جانتا ہے
جس کو آئینہ بنایا' یہ وہی جانتا ہے

سچ تو امرت تھا' ہر اک درد مٹانے والا
زہر کیوں سچ میں چھپایا' یہ وہی جانتا ہے

ایک سادہ سی تمنا میں کمر دہری ہوئی
بوجھ کیوں میں نے اٹھایا' یہ وہی جانتا ہے

سفرِ زیست میں کچھ لوگ بہت یاد رہے
اور کس کس کو بھلایا' یہ وہی جانتا ہے

سانس لینا مجھے دشوار رہا ہے اب تک
کتنی سانسیں ہیں بقایا' یہ وہی جانتا ہے

Marfat.com

○

ہر ایک ذہن کا احساس ہے کہ تُو موجود
ہے تیری ذات کے پرتو سے رنگ و بُو موجود

میں اس کا ذکر سنوں زیرِ لب درود پڑھوں
مری خموش زباں کو ہے گفتگو موجود

زمینِ کرب و بلا آگہی کا مرکز ہے
ہر ایک پیاس کے صحرا میں آب جُو موجود

فلک کا راز نگاہوں پہ منکشف کب ہو
گرفتِ خاک میں ہوں دل میں جستجو موجود

Marfat.com

ہمیشہ بجتی رہیں گی، مجھے گلہ کیوں ہو
ہزار محفلیں، جس میں نہ میں نہ تُو موجود

اگرچہ چاند ستاروں نے ساتھ چھوڑ دیا
اندھیری رات میں سورج کی آرزُو موجود

کبھی تو ابر کا ٹکڑا نمی کا باعث ہو
فشارِ خاک میں ہوں خواہشِ نمُو موجود

ادھر کوئی نگراں ہے دلِ حزیں کی طرف
ادھر خموش نگاہوں میں گفتگُو موجود

Marfat.com

○

ابھی ہے عشق سلامت، ابھی جنوں موجود
سو اس نظر کا تقاضا کہ میں بھی ہوں موجود

میں آپ اپنی ہلاکت کا ذمہ دار سہی
مگر تو دیکھ رہا ہے زمیں پہ ہوں موجود

ہر اک جواب رہا وجہِ اضطراب مجھے
مرا سوال سو اب تک ہے جوں کا توں موجود

نہ جانے چھت کا تحفظ مجھے عطا کب ہو
اگرچہ میری نگاہوں میں ہیں ستوں موجود

Marfat.com

مسافروں کو فقط سائے کی تلاش رہی
درخت دھوپ میں اب تک ہیں جوں کے توں موجود

نہ جانے صبر معانی سمجھ میں کب آئیں
نگاہ میں ہے ابھی حرف کا فسوں موجود

Marfat.com

○

ہمارے عہد کی جو ترجماں نکلتی ہے
اسی غزل سے نئی کہکشاں نکلتی ہے

مری زباں ہے فقط آشنائے خاموشی
تری نگاہ سے اک داستاں نکلتی ہے

تری نگاہ سے دل کی گرہ بھی کھل جائے
بقدرِ ظرف مگر امتحاں نکلتی ہے

ہمی سے رشتہ دیوار و در سلامت ہے
مگر یہ بات کہاں سے کہاں نکلتی ہے

Marfat.com

تمام عقل و خرد کی ہیں کاوشیں بے سود
بس ایک شمعِ جنوں ضوفشاں نکلتی ہے

خزاں کے بعد سنا ہے بہار آتی ہے
یہاں بہار کی رُت میں خزاں نکلتی ہے

تمام عمر عبادت گزارنے والے!
ذرا سی بھول پہ یہ رائیگاں نکلتی ہے

Marfat.com

○

سنورتے اور ہم خود کو سجاتے
ترے چہرے کو آئینہ بناتے

چراغِ حرف کو کیسے بجھاتے
خرد دشمن کرن کو کیا چھپاتے

ترا چہرہ نگاہوں میں نہیں تھا
سو ہم تصویر اپنی کیا بناتے

اندھیرا راس جن کو آ گیا ہو
وہاں مشعل بھلا ہم کیا جلاتے

Marfat.com

ہمارے پاس کہنے کو رہا کیا
جو اس کو پاس اپنے ہم بٹھاتے

میں کیوں اپنے تعاقب میں رہا ہوں
سزا اس جرم کی مجھ کو سناتے

نشانِ قبر بھی میرا نہیں تھا
دیا احباب پھر کیسے جلاتے

Marfat.com

○

خود کو اور اہلِ نظر کو بھی نظر میں رکھا
اک تمنّا کو بھی ہمراہ سفر میں رکھا

وہ ستارہ جو سرِ شام افق پر چمکا
اس کو پلکوں پہ سجایا تو سحر میں رکھا

زیرِ لب تیری تمنّا تھی مرا ذکر نہ تھا
اپنی خواہش کو دعاؤں کے اثر میں رکھا

میں نے سمجھا تھا کہ ہے ترکِ سکونت میں سکوں
اس نے اک اور نیا دامِ سفر میں رکھا

Marfat.com

روشنی کر نہ سکا کوئی مقیّد' اس نے
چاند سورج کو بھی ہر وقت سفر میں رکھا

خود کو الفاظ میں ڈھالا تو ذرا بات بنی
اک سلیقہ تھا جو اظہارِ ہنر میں رکھا

سلسلہ سچ کا رکھا صبؔر سلامت اس نے
پھول مرجھائے تو خوشبو کو سفر میں رکھا

Marfat.com

○

یہ کیسی بات ہوتی جا رہی ہے
نفی، اثبات ہوتی جا رہی ہے

کوئی بادل نہیں ہے آسماں پر
مگر برسات ہوتی جا رہی ہے

یہ کس کے دھیان سے شمعیں جلی ہیں
کہ روشن رات ہوتی جا رہی ہے

ہمارا چاہنا کیا چاہنا ہے
گزر اوقات ہوتی جا رہی ہے

Marfat.com

حسیں ہے شام کا منظر حسیں ہے
مگر اب رات ہوتی جا رہی ہے

ہماری روح کی بازی بدن سے
یقیناً مات ہوتی جا رہی ہے

مگر اب آتشِ نمرود دیکھو
خود اپنی ذات ہوتی جا رہی ہے

Marfat.com

○

تمہارے ساتھ نہ گزرے تو شام بے معنی
فلک نہ ہو تو زمیں پر قیام بے معنی

بس ایک دکھ کی تپش نے بنا دیا کندن
لکھے گئے تھے جو سکھ میرے نام بے معنی

عجیب ڈھنگ سے ہوتا ہے وقت بھی تقسیم
سحر کا رنگ بدلتے ہی شام بے معنی

کیا گیا ہے مجھے اپنے رزق کا قیدی
وگرنہ دانہ یہاں زیرِدام بے معنی

Marfat.com

یہ زندگی تو انہی موسموں پہ قائم ہے
یہ دھوپ چھاؤں نہ ہو تو نظام بے معنی

ہر ایک لمحہ یہی سوچ دل میں رہتی ہے
ہمارا کوچ، ہمارا قیام بے معنی

یہ حکم ہے کہ رکھوں اپنے آپ کو مخفی
مثال خضرؑ یہ عمرِ دوام بے معنی

زمانے کو نہ اگر ہو کہا، لکھا، منظور
تمام کام غلط اور کلام بے معنی

Marfat.com

○

فاصلے یہ درمیاں کیوں ہو گئے
رابطے وہم و گماں کیوں ہو گئے

مسترد کیوں ہو گئے سارے حروف
لفظ سارے رائیگاں کیوں ہو گئے

اس کے جلوے سارے عالم پر عیاں
میری آنکھوں سے نہاں کیوں ہو گئے

جو فراتِ زندگی کا نام تھے
مقتدرؔ تشنہ لباں کیوں ہو گئے

Marfat.com

ہیں رموزِ مملکت ' ناآشنا
لوگ ایسے حکمراں کیوں ہو گئے

سن رہے ہیں دیکھتے ہیں اور پھر
لوگ سارے بے زباں کیوں ہو گئے

صبح دم شبنم میں جو ڈھلتے رہے
لفظ وہ شعلہ فشاں کیوں ہو گئے

Marfat.com

○

پھیلا ہوا اک دھوپ کا صحرا مری دنیا
اے دوست نہ خنکی ہے نہ سایا مری دنیا

پھیلی ہوئی ہر سمت ترے پیار کی خوشبو
بھٹکا ہوا اک ابر کا ٹکڑا مری دنیا

چڑھتے ہوئے سورج کی یہ دنیا ہے پجاری
ڈھلتے ہوئے سورج کا تماشا مری دنیا

ذرّوں سے سمٹ جانے کی امید عبث ہے
بکھرے ہوئے ذرّوں کا تماشا مری دنیا

Marfat.com

ان ہجر کی راتوں کا فقط ایک تصور
نکھرا ہوا اک نور سا چہرہ مری دنیا

اک نور کے پیکر میں ڈھلے کلیوں کے چہرے
دامن مرا کانٹوں میں ہے الجھا مری دنیا

بھیگی ہوئی زلفوں کی مہک، پھیلی ہے ہر سُو
زلفوں میں چھپا چاند سا چہرا مری دنیا

سرسبز و حسیں وادی کا منظر ہے نظر میں
جاتا ہے ابد تک؛ جو وہ رستا مری دنیا

اک لفظ تری پیاس بجھانے کے لئے ہے
اک پل کو مرے پاس بھی رکنا' مری دنیا

صدیوں سے مقید اسی لمحے کے لئے ہوں
جو لمحہ کہ پل بھر میں نہ ٹھہرا مری دنیا

Marfat.com

دنیا کی تمنا تو ہے موہوم سی خواہش
ہے خالقِ دنیا کی تمنّا، مری دنیا

نابینا زمانے کو بھلا کیسے دکھاؤں
الفاظ کی دنیا کا تماشا مری دنیا

اے صَبرؔ! مجھے پار اترنا ہے سلامت
ہرچند کہ ہے آگ کا دریا، مری دنیا

Marfat.com

○

پھر آج رحم کا صیاد نے ارادہ کیا
بس اتنی بات قفس کو ذرا کشادہ کیا

مرے خیال کی پہنائیوں میں جو چمکا
اسی ستارے کی ضوء سے تلاش جادہ کیا

مرے بدن سے بھی آئی گلاب کی خوشبو
چمن کی مٹی کو اوڑھا اسے لبادہ کیا

اسی درخت کی شاخوں پہ طعنہ زن بھی رہے
اسی درخت کی چھاؤں سے استفادہ کیا

تمام عمر لگی ہے اسے سمجھنے میں
تب ایک لفظ تمنّا کو حرفِ سادہ کیا

Marfat.com

○

آپ کی آرزو بھی ہوتی ہے
اپنی کچھ جستجو بھی ہوتی ہے

خواب بس خواب ہی نہیں ہوتے
ان میں اک آرزو بھی ہوتی ہے

اکثر اوقات خامشی میں اب
آپ سے گفتگو بھی ہوتی ہے

پیرہن تار تار کہتا ہے
ایک سعیِٔ رفو بھی ہوتی ہے

بھر ہی جائے گا دامن امید
ایک شے جستجو بھی ہوتی ہے

Marfat.com

گاہے شمشیر بنتی ہے آواز
گاہے زیبِ گلو بھی ہوتی ہے

ہاتھ پھیلا کے جینے والوں کی
زیست بے آبرو بھی ہوتی ہے

دل مقابر میں خامشی کیسی
کیا کہیں ہاؤ ہو بھی ہوتی ہے

رات کی خامشی میں سوچ اس کو
روشنی روبرو بھی ہوتی ہے

موت کے دائرے میں ہی وانی
زندگی سرخرو بھی ہوتی ہے

Marfat.com

○

اک چاند کی خاطر ہم، اترے ہیں سمندر میں
اب لہریں ہی لکھیں گی جو بھی ہے مقدر میں

سپنوں سے سجائی ہیں، کیا خواب سی آنکھیں ہیں
شامل ہے بدن اُس کا، اُس شوخ کے زیور میں

اک درد سلگتا ہے، اک چاند چمکتا ہے
کنکر نہ کوئی پھینکے، اس جھیل کے منظر میں

پھلواری مہک اٹھی، گیتوں بھرے ساون کی
اک رقص ہمکتا ہے، پانی بھری گاگر میں

Marfat.com

ہے ایک دھنک لیکن، ہر رنگ ہے دوجے میں
ساگر بھی ہے صحرا بھی، دھرتی بھی ہے، امبر بھی

کیا کوئی سمے پلٹا، کیا وقت کبھی لوٹا
کیوں یاد چلی آئی، اس شوخ کے پیکر میں

دیوار میں ہی اکثر، در ہم نے تو دیکھا ہے
کچھ فرق بھی ہوتا ہے دیوار میں اور در میں

بپھری ہوئی اے لہرو، دم بھر کو ذرا ٹھہرو
یہ کس کی صدا ڈوبی، خاموش سمندر میں

Marfat.com

○

ہمہ تن ذکرِ لا الہ میں ہوں
میرے محبوب تیری چاہ میں ہوں

سن رہا ہوں میں اپنی ہی آواز
خیمۂ لفظ کی پناہ میں ہوں

چاند کی طرح گھٹتا بڑھتا ہوں
ایک سورج کی جلوہ گاہ میں ہوں

قابلِ دید ہے مرا احوال
میں ازل سے تماشہ گاہ میں ہوں

لہر، طوفاں، بھنور سلام کریں
میں سمندر کی بارگاہ میں ہوں

Marfat.com

ڈھونڈتا پھر رہا ہوں انساں کو
آدمی کی شکار گاہ میں ہوں

سرخ رو ہو گیا ہوں دنیا میں
سچ صلیبوں کی قتل گاہ میں ہوں

پھر یہ دیوار درمیاں کیسی
جب میں ہر دم تری نگاہ میں ہوں

کس گھڑی جانے اب رہائی ہو
وقت کی انتظار گاہ میں ہوں

لڑ رہا ہوں خود اپنے سائے سے
ایک سورج ہوں رزم گاہ میں ہوں

میرا ہی نام روشنی وانیؔ
میں مداراتِ مہر و ماہ میں ہوں

Marfat.com

○

دکھا رہا ہے مجھے ماہ و سال آئینہ
اٹھا رہا ہے مگر کچھ سوال آئینہ

میں اپنے زعم میں آگے ہی بڑھتا جاتا ہوں
پکارتا ہی رہا' اعتدال آئینہ

مری نگاہ میں شامل تری نظر بھی ہے
رہا ہے پیش نظر بے مثال آئینہ

کبھی کبھی مجھے جاں سے عزیز رہتا ہے
کبھی کبھی مری جاں کا وبال آئینہ

ہر ایک لفظ میں نشتر بھی اور مرہم بھی
خراش پڑنے لگے گی سنبھال آئینہ

Marfat.com

حدیثِ دارورسن بھی ہے ذکرِ حسن بھی ہے
حکایتِ قد و گیسو کا حال آئینہ

کہانی شام کی سورج سے کون سنتا ہے
سنا رہا ہے عروج و زوال آئینہ

لپٹ کے آئے ہیں پتھر گلاب پھولوں میں
نہ اب کوئی زرہ بکتر نہ ڈھال آئینہ

میں اپنی شکل کو دیکھوں تو یاد آتی ہے
کہاں گئی ہے وہ چشمِ غزال آئینہ

کبھی تو آئے گی اس میں نظر تری صورت
کبھی تو ہو گا یہ جامِ سفال آئینہ

میں بے نیاز رہا بننے اور سنورنے سے
مرے لئے تھا نمائش کا جال آئینہ

Marfat.com

○

حرف کی حرمت کے دل میں جاگزیں ہوتے ہوئے
آستانے تک نہ ہم پہنچے جبیں ہوتے ہوئے

روشنی سے کس لئے ہم آج تک محروم ہیں
ایک شمع نور کے دل کے قریں ہوتے ہوئے

دفن ہے ان آنگنوں میں خواہشوں کی داستاں
گھر نہ ہم اپنا بنا پائے زمیں ہوتے ہوئے

درد ہے سب سے نرالا' زخم ہے سب سے الگ
ہو گئی ہمدرد دنیا' نکتہ چیں ہوتے ہوئے

Marfat.com

ایک جیسا آسماں پایا جدھر بھی ہم گئے
ڈھونڈتے کیا ہم زمیں کو سرزمیں ہوتے ہوئے

کیسے کیسے نقش تھے اور کیسے کیسے تھے خطوط
بھولتے جاتے ہیں چہرے دل نشیں ہوتے ہوئے

Marfat.com

○

زمیں کا حسن فلک کا نکھار آئینہ
مگر یہ کیا کہ ہُوا ہے غبار آئینہ

کوئی تو عکسِ جہاں اس میں دیکھنے آئے
ازل سے منتظر، امیدوار، آئینہ

سکھا رہا ہے قرینہ مجھے سنورنے کا
بنا رہا ہے مرا اعتبار آئینہ

کوئی نگاہ حقیقت سے باخبر کر دے
ہوا ہے وہم و گماں کا شکار آئینہ

Marfat.com

ملی ہیں ذہن کو اس سے طراوتیں کیا کیا
مری نگہ میں رہا سبزہ زار آئینہ

یہ لوگ مجھ کو بھلا سنگسار کیا کرتے
کہ کر رہا ہے مجھے سنگسار آئینہ

میں اپنی فردِ عمل اپنے ساتھ رکھتا ہوں
ہے میرے عیب و ہنر کا شمار آئینہ

جو دیکھنا ہے مجھے، اپنے چہرے صاف رکھیں
پکارتا ہی رہا داغ دار آئینہ

Marfat.com

○

کس کس کی شاخ پر ہیں ثمر دیکھتے رہے
اپنے ہنر کو اہلِ ہنر دیکھتے رہے

سینوں میں پل رہے ہیں جو ڈر دیکھتے رہے
کیسے کھلے ہیں خوف کے در دیکھتے رہے

سچائیوں کے لفظ سبھی مسترد ہوئے
خاموش سوئے اہلِ نظر دیکھتے رہے

کچھ امتیازِ رہبر و رہزن نہ ہو سکا
درپیش کیا سے کیا ہیں سفر دیکھتے رہے

Marfat.com

ہم طالبانِ شہرِ تمنّا کے راہ رو
گردِ سفر، طلسمِ سفر، دیکھتے رہے

ہم دیکھتے رہے ہیں مقدّر کے ضابطے
کچھ لوگ صرف عیب و ہنر دیکھتے رہے

کچھ کہہ رہے تھے اہلِ زمیں وہ نہ سُن سکے
ہونے لگا خلاؑ میں سفر دیکھتے رہے

اب اور کیا بیان ہو منظر حیات کا
دیکھا نہ جا رہا تھا مگر دیکھتے رہے

Marfat.com

○

یہ فیصلہ بھی ہمیں اب سنا دیا جائے
چراغ جلنے سے پہلے بجھا دیا جائے

ہر ایک جھوٹ کو امرت بنا دیا جائے
ہر ایک زہر کو سچ میں چھپا دیا جائے

وہ جس کی اہلِ وفا کو بڑی ضرورت ہے
اسی کو بزم سے اپنی اٹھا دیا جائے

ہمیں بھی خواب نہیں دیکھنا کسی صورت
ہمیں بھی نیند سے پہلے جگا دیا جائے

Marfat.com

لکھی ہو جس پہ بہاروں کی جاں فزا تحریر
اسی شجر کو چمن سے ہٹا دیا جائے

ہزار گنجِ معانی کے در کھلیں جس میں
وہ ایک لفظ ہوا میں اڑا دیا جائے

ہماری ذات سے وابستہ جو بھی تھا سو دیا
اب اور مانگنے والوں کو کیا دیا جائے

Marfat.com

○

بہت دنیا نے اپنے حسن سے تھا مجھ کو بہلایا
کرم اس کا تھا یہ مجھ پر نہ اس کے دام میں آیا

کُھلی مُٹھّی تو دیکھا ہاتھ سے کچھ ریت نکلی ہے
یقیں یہ تھا مجھے جیسے کہ میں صحرا اٹھا لایا

نہ ان کو جستجو اپنی نہ تیری ہی تمنا ہے
بدلتے وقت نے مجھ کو یہ کیسا عہد دکھلایا

مہکتے پھول' نیلا آسماں' اڑتے پرندوں کا
خزاں آنے سے پہلے ہی میں وہ منظر چھپا لایا

Marfat.com

میں اپنی عمر کے ان آخری لمحوں میں کیا لکھوں
وہی اک لفظ جو پہلے پہل امّی نے سکھلایا

مجھے وابستگی اس سے بہر صورت پسند آئی
اگرچہ تاج کانٹوں کا مجھے گلشن نے پہنایا

Marfat.com

○

قابلِ عزت نہ تھے جو محترم ہوتے ہوئے
وہ خمیدہ سر نظر آئے قلم ہوتے ہوئے

ہم پہ ایسی آزمائش کی گھڑی بھی آئی ہے
مسکرانا ہی پڑا وقفِ الم ہوتے ہوئے

اپنی بینائی کا جرمانہ ادا کرنا پڑا
ہم نے دیکھے تلخ منظر آنکھ نم ہوتے ہوئے

دیکھئے اگلی صدی اب کیا قیامت ڈھائے گی
گزری ہے پچھلی صدی ہم پر ستم ہوتے ہوئے

Marfat.com

آ گیا لیکن زباں پر قصۂ فرعون بھی
کھ گئیں آنکھیں بھی کچھ گردن کے خم ہوتے ہوئے

کچھ نہ کچھ تو درد و غم کا وہ مداوا کر گئے
طنز کے نشتر مرے دل پر رقم ہوتے ہوئے

خالی ہاتھوں ہی مجھے بازار سے آنا پڑا
کچھ خریدا ہی نہیں قیمت کے کم ہوتے ہوئے

Marfat.com

○

حق طلب گار بنتا جاتا ہے
زینتِ دار بنتا جاتا ہے

سایۂ دیوار بنتا جاتا ہے
وقت تلوار بنتا جاتا ہے

تھا کبھی اعتبارِ نغمہ بھی
اب تو آزار بنتا جاتا ہے

حرف و آواز سے یہی رشتہ
میرا کردار بنتا جاتا ہے

Marfat.com

چاند کا عکس ہے سمندر میں
ہاتھ پتوار بنتا جاتا ہے

پھول تھا جو مری نگاہوں میں
اب وہی خار بنتا جاتا ہے

میرا چہرہ مسافتِ شب میں
صبحِ آثار بنتا جاتا ہے

Marfat.com

○

غزل کیا کیا سنائی جا چکی ہے
کہانی یوں بھی لکھی جا چکی ہے

نظر کیا خاک آئے گی حقیقت
بصارت رہن رکھی جا چکی ہے

کنارے پر کھڑے کیا سوچتے ہو
بہت اب دور کشتی جا چکی ہے

کسے حیراں نگاہیں ڈھونڈتی ہیں
صدا اس گھر سے خالی جا چکی ہے

Marfat.com

دلاسہ خود کو ہم یہ دے رہے ہیں
ہماری بات سمجھی جا چکی ہے

مقید ہو گئے ہیں اپنے گھر میں
کہ وہ آوارگی بھی جا چکی ہے

نہیں تدبیر میں حکمت ہماری
سو اب تقدیر لکھی جا چکی ہے

تو پھر کیسے منوّر لفظ ہوں گے
قلم سے روشنی بھی جا چکی ہے

تو کیا اس گھر کا بٹوارہ بھی ہو گا
کہ یہ دھرتی تو ماپی جا چکی ہے

مرے آنگن میں ہیں چڑیوں کے نغمے
مرے گھر سے خموشی جا چکی ہے

Marfat.com

چراغوں کی ضمانت کون دے گا!
مگر یہ بات پوچھی جا چکی ہے!

شجر کے ساتھ راحت منسلک ہے
تو کیا یہ بات سوچی جا چکی ہے!

گواہی پر بھروسہ کر رہا ہوں
قسم جھوٹی بھی کھائی جا چکی ہے

Marfat.com

○

میں کیا فروخت کروں اور کیا خرید کروں
فروغِ عہدِ محرم میں کیسے عید کروں

ترا خیال تری جستجو تری خواہش
اسی میں عمر کٹی اور کیا مزید کروں

یہ حکم ہے کہ اسے ہی سنوں اسے دیکھوں
پھر اپنی ذات سے کیسے شنید و دید کروں

جو اپنے رشتوں کا نیلام کرتے آئے ہوں
میں ایسے بردہ فروشوں سے کیا امید کروں

Marfat.com

○

ترے جمال کی لذت میں کہکشاں آباد
مرے خیال کی وسعت میں اک جہاں آباد

ہر اک طرف سے پرندے طواف کو آئے
ہوا ہے شہرِ محبت جہاں جہاں آباد

تُلے ہوئے ہیں مجھے یہ تباہ کرنے پر
یہ اور بات کہ ہوں ان کے درمیاں آباد

یہ واقعہ بھی کسی معجزے سے کم تو نہیں
اے مہربان مرے' ہیں جو خستہ جاں آباد

Marfat.com

سو اب یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم کہاں جائیں
ہر اک زمین سے پہلے ہے آسماں آباد

تلاشِ آب نہیں ہے تلاشِ یوسف ہے
عزیزِ مصرؔ کوئی ہے ابھی کنواں آباد

نہیں ہے کوئی خریدار جنسِ الفت کا
کئے ہوئے ہے مگر صؔبر اک دکاں آباد

Marfat.com

○

اک آئنہ تھا میرے مقابل نکل گیا
تھا مرحلہ جو زیست کا مشکل نکل گیا

لہروں کا تھا سوار مگر سوچتا ہوں اب
کیسے مری گرفت سے ساحل نکل گیا

طوفاں نے جب سے نقشِ تمنّا مٹا دیا
دل سے خیالِ کشتی و ساحل نکل گیا

اب دیکھئے کہ کیسے سفر زیست کا کٹے
دل تھا مرے گناہ میں شامل نکل گیا

Marfat.com

رودادِ مرگ و زیست سنائی تھی شمع کو
پروانہ جوش میں سوئے محفل نکل گیا

سج دھج ہمارے چہرے کی یونہی دھری رہی
پیچھے بہت ہی کوچۂ قاتل نکل گیا

Marfat.com

○

بتا رہا ہے مجھے میری ذات آئینہ
دِکھا رہا ہے مجھے شش جہات آئینہ

سنا رہا ہے سرِ دار فصلِ گل کی نوید
شجر شجر کا ہر اک پات پات آئینہ

کسی نے بھی نہ توجہ سے اس کی بات سنی
سنا رہا تھا انہیں ان کی بات آئینہ

وہ دیکھو گردِ ہوس نے نگل لیا سورج
دکھا رہا ہے ہمیں زرد رات آئینہ

Marfat.com

تجھے تو صرف سنورنے سے ہے غرض ہر دم
ترے لئے ہے یہی کائنات آئینہ

تمہارے چاہنے والوں میں یہ بھی شامل ہے
کہے تو کیسے کہے دل کی بات آئینہ

Marfat.com

○

میں ایک خاک کا پتلا تھا خاک ساماں تھا
مگر جو نور نگاہوں میں میری رقصاں تھا

ہمارے پیشِ نظر حسنِ نیم عریاں تھا
یہ اور بات یہاں عشق پابجولاں تھا

اس ایک لفظ کا لکھنا بھی کتنا آساں تھا
کھُلے جو بابِ معانی جہانِ حیراں تھا

پھر اس کے بعد سبھی دن مرے منوّر تھے
بس ایک شب کے لئے میرے گھر وہ مہماں تھا

Marfat.com

میں اپنے لفظوں کے دامن میں بے سروساماں
جو آسمان سے اترا وہ میرا ساماں تھا

یہ اور بات کہ دل تک نہ ہو سکا ابلاغ
وگرنہ بات کا کرنا بہت ہی آساں تھا

زمیں نے جب مرے پاؤں میں ڈال دی زنجیر
پھر اس کے بعد مرا آسماں نگہباں تھا

Marfat.com

○

دوستوں کی محفل سے اس طرح اٹھا جائے
خوشبوئیں بکھر جائیں ذکر جب کیا جائے

جو بھی کچھ سنا جائے سچ سمجھ لیا جائے
یہ بھی کیا رویہ ہے اِس کا کیا کِیا جائے

رات بھر ستاروں سے گفتگو بہت کر لی
صبح ہونے والی ہے اب تو گھر چلا جائے

روشنی چراغوں کی یہ پیام دیتی ہے
صبح کے تصور میں رات بھر جلا جائے

Marfat.com

شاخِ دل میں چہکاریں' زندگی کی مہکاریں
بے نیازِ الفت کو کچھ نہ کچھ لکھا جائے

سخت مرحلے دل کے اور ان کا یہ کہنا
سیدھے سادے لفظوں میں ماجرا کہا جائے

چاہتا ہے اپنا جی اب خموش رہنے کو
بزم کا تقاضا ہے اور کچھ کہا جائے

دشت دشت تنہائی' دور سے صدا آئی
صبؔر ایسے عالم میں کیا کہا سنا جائے

Marfat.com

○

سارا سفر تھا ریت پر نقش بنا ہو یا نہ ہو
ہاتھ میں تھی بس اک قلم پھول کھلا ہو یا نہ ہو

میں نے حالِ شب تمام صبح کے نام لکھ دیا
اب یہ مرا نصیب ہے اس نے پڑھا ہو یا نہ ہو

مجھ سے تو ساری عمر بس کام یہ ایک ہو سکا
لکھے حروف درد کے لفظ بنا ہو یا نہ ہو

آہ و فغاں کے شور میں حاجتِ التماس کیا
سر سے بلند اب کوئی دست دعا ہو یا نہ ہو

Marfat.com

کوئی کسی سے کیا کہے' کوئی کسی کی کیوں سنے
خود غرضی کے عہد میں حشر بپا ہو یا نہ ہو

خلقتِ شہر کو مگر علم تو ہے ذرا ذرا
میں نے کہا ہو یا نہ ہو' تم نے لکھا ہو یا نہ ہو

گھر سے نکل پڑے ہیں ہم اب نہ پلٹ کے آئیں گے
تیرا خیال ہم سفر' راہ نما ہو یا نہ ہو

اس کے کرم ہیں ان گنت اس کی عطا ہے بے شمار
اس کی جناب میں کوئی ہاتھ اٹھا ہو یا نہ ہو

Marfat.com

○

نئی صدی کو مبارک میں کیا دیا جائے
دوبارہ آخری خطبہ سنا دیا جائے

ہر ایک چیز یہاں پر فروختنی پائی
سوال یہ ہے خریدیں۔ تو کیا لیا جائے

تری تلاش میں۔ پھر اک شکستہ پا نکلا
نشان رستے سے ہر اک مٹا دیا جائے

ہمیں جو داغِ تمنا ملا ہے گردش میں
اسے بھی انجمؔ و خورشید ہی کہا جائے

Marfat.com

کہا فسانۂ دل پھر بھی تشنگی سی ہے
رہے یہ بزم سلامت بس اب اٹھا جائے

کسی بہانے سہی، سچ تو کھُل ہی جائے گا
اسے بھی آج یہاں پر بلا لیا جائے

ہمیں تو صرف تمہاری ہے، خیریت مطلوب
اب اور اس سے زیادہ بھی کیا لکھا جائے

Marfat.com

○

ہر قدم پر دل ٹھہرتا سا لگے
اک دیا اس پار جلتا سا لگے

کیفیت پرواز کی ایسی تو ہو
دل ٹھہر جائے تو اڑتا سا لگے

طنز کا اک تیر ایسا پھینکیے
زخم ہو جائے تو اچھا سا لگے

تشنگی کے حرف اس میں بہہ گئے
پیاس کا دریا جو بہتا سا لگے

Marfat.com

بات کرنے کا سلیقہ دیکھئے
جھوٹ کا ہر لفظ سچا سا لگے

دیکھنے والی نگاہیں چاہئیں
دھوپ اور سایہ بھی یکجا سا لگے

یہ عطا اس کی ہے یا میری طلب
جو بھی کچھ میرا ہے اس کا سا لگے

صؔبر وانی پہلے تو ایسا نہ تھا
قافلے والوں سے بچھڑا سا لگے

Marfat.com

○

ظلم کو ضد مرے ہونٹوں سے دہائی مانگے
دل مگر کیسے کوئی سانس پرائی مانگے

عشق میں میری خموشی بھی گراں ہے اس کو
اب تو ہر شخص فقط مجھ سے صفائی مانگے

مرے شانوں پہ کسی زلف کا سایہ جو نہیں
نیند بھی اب مری آنکھوں سے جدائی مانگے

کسی آواز، کسی رنگ، کسی شے کے طفیل
قید خانے سے مری روح رہائی مانگے

Marfat.com

نسلِ نو کی ہے امانت، یہ قلم میرا نہیں
مجھ سے یہ عہد مگر چیز پرائی مانگے

میں تو خود بکھرا ہوا ہوں سو غزل بھی ویسی
مرے اشعار میں کیوں کوئی اکائی مانگے

مصلحت کیا تھی، جسے صؔبر کبھی کہہ نہ سکا
اب وہی لفظ ترے لب کی رسائی مانگے

Marfat.com

○

قرض تنہائی کا اس طرح چکایا جائے
اپنی تصویر کو کمرے میں سجایا جائے

خشک پتوں کو ہواؤں میں اڑایا جائے
حاصل عمر کا جوہر بھی گنوایا جائے

اب یہی سوچ رہی ہیں مری پیاسی آنکھیں
فاصلہ دشت کا دریا سے بڑھایا جائے

روشنی آئے تو پھر اس کی صدا بھی آئے
گھر کوئی ایسا ہوادار بنایا جائے

Marfat.com

اس کو احساس تو ہو جائے مگر دل نہ دکھے
میرا احوال سلیقے سے سنایا جائے

آسماں حدِّ نظر ہے کہ یہ میرا ہے گماں
میری آنکھوں سے یہ پردہ بھی اٹھایا جائے

عصرِ نو کا ہے تقاضا کہ غزل کی صورت
اب کوئی حرفِ ندامت بھی سنایا جائے

Marfat.com

○

بس دعا ایک مانگتا ہوں میں
ساعتِ نیک چاہتا ہوں میں

جانے کس شکل کی تلاش میں ہوں
دور و نزدیک دیکھتا ہوں میں

جانے اگلی صدی میں کیا ہو گا
اک یہی بات سوچتا ہوں میں

دہرے معنی ہیں دھیان سے سنئے
سادہ الفاظ بولتا ہوں میں

شہر ویران ہو گیا لیکن
انہی گلیوں میں گھومتا ہوں میں

Marfat.com

دن حرارت سے ہو گئے خالی
رات بھر آگ تاپتا ہوں میں

روشنی اور سائے کا رشتہ
میں سمجھتا ہوں جانتا ہوں میں

روشنی میں نہا رہے ہیں لوگ
اور سائے سے بھاگتا ہوں میں

صبرؔ وانی! مجھے نہیں معلوم
کس کی منزل کا راستہ ہوں میں

Marfat.com

○

یہ ماجرا مری دنیا میں کیوں ہوا آخر
بجھا چراغ مگر چاند کیوں بجھا آخر

جسے سنبھالے سنبھالے ہوئے میں رکھتا تھا
چراغِ شوق وہ نذرِ ہَوا ہُوا آخر

زمانہ خوفِ بصارت میں ہی رہا محصور
پڑھا گیا ہے مرے ہاتھ کا لکھا آخر

دعا کے لفظ کا اعجاز یہ بھی دیکھا ہے
بدن تمام حرارت میں ڈھل گیا آخر

Marfat.com

یہ کس کا عکس تھا دل پر، یہ کیا تجلی تھی
کہ اپنی روح کا احوال بھی لکھا اخر

یہ کب اُمید تھی لیکن وہی ہوا آخر
خدا کا نام لبوں پر سجا لیا آخر

Marfat.com

○

کس کے چہرے پر سجا ہے آج سہرا دیکھئے
ہو سکے تو آئینے میں اپنا چہرہ دیکھئے

دن کے ہنگامے میں کیا آئے نظر کیا دیکھئے
رات ہونے پر چمکتا ہے ستارا دیکھئے

دھوپ سے کیسی شکایت اپنا سایہ دیکھئے
ٹوٹتا ہے کس طرح سورج سے رشتہ دیکھئے

ہم کہیں گے حال دل اور ہم زباں ہوں گے سبھی
یہ بھی ہوگا تیری محفل میں تماشا دیکھئے

Marfat.com

ڈوبنا اس کا مقدر ہے سمندر ہی سہی
کس روانی سے بہے جاتا ہے دریا دیکھئے

پھول سے لہجے کو لے کر آیئے بس جایئے
دے رہا ہے پھر صدائیں ایک صحرا دیکھئے

میں ادھوری نیند سے کچھ خواب لے کر آ گیا
میری جرأت دیکھئے میرا ارادہ دیکھئے

کل کے چہروں کا ہمیں پہچاننا مشکل ہوا
آئینے اور آئینہ سازوں کا دعویٰ دیکھئے

Marfat.com

○

رواں دواں تھے سفینے سارے ہوا کی جانب
مگر مرے بادباں کا رخ تھا دعا کی جانب

مرے خدا نے ہر اک مسیحا کی لاج رکھی
ہر ایک دستِ شفا اٹھا ہے دعا کی جانب

ہمیں بھی انصاف کی توقع نہیں کسی سے
قدم ہمارے اٹھے مگر کربلا کی جانب

زمین والو! اک اور آگے بھی آسماں ہے
اگر کبھی آسماں سے نکلے خلا کی جانب

Marfat.com

غزل میں کیاکیا عجیب معنی کے در کھلے تھے
نشست الفاظ اٹھ رہی تھی صدا کی جانب

کوئی جو بچھڑا تو صبر وانی صدا یہ آئی
سفر یہ تنہا ہی طے کرو انتہا کی جانب

Marfat.com

○

یہ ایک بات مگر سوچتے نہیں سب لوگ
کہ حرفِ حق کے بنائے گئے امیں سب لوگ

ہر ایک چہرے کی تحریر پڑھنی مشکل ہے
مری طرح تو مگر آئنہ نہیں سب لوگ

چلے تھے گھر سے اکٹھے ہی جانب منزل
نجانے کھو گئے رستے میں ہی کہیں سب لوگ

اسے سنواریں، نکھاریں تو کوئی بات بنے
دلوں میں رکھتے تو ہیں خواہشِ زمیں سب لوگ

تو پھر وہ لفظ میں تاثیر کیسے آئے گی
زباں پہ رکھتے نہیں حرفِ دل نشیں سب لوگ

Marfat.com

مری طرح ہیں دکھوں کی گرفت میں لیکن
مری طرح سے مگر سوچتے نہیں سب لوگ

کہیں چراغ سے گھر کو نہ آگ لگ جائے
یہ ایک بات کبھی سوچتے نہیں سب لوگ

کچھ ایسے بھی ہیں کہ لہروں پہ جن کا حکم چلے
سمندروں میں مگر ڈوبتے نہیں سب لوگ

زمینِ جبر پہ کچھ اختیار ان کو ملے
کھڑے ہوئے ہیں ترے پاس ہی کہیں سب لوگ

Marfat.com

○

کوئی بھی آیت مرے دل پر اترتی ہی نہیں
زلف کچھ الجھی ہے ایسی اب سنورتی ہی نہیں

کیا زمیں اور چاند کے بھی درمیاں کچھ اور ہے
چاندنی کیوں ہم سے روٹھی ہے نکھرتی ہی نہیں

سوچئے کچھ اور اس کو دیکھنے کے واسطے
آئینے کے رُوبرو صورت ٹھہرتی ہی نہیں

بات کرنے میں بڑی مشکل' بڑی دشواریاں
زندگی خاموش رہ کر بھی گزرتی ہی نہیں

Marfat.com

کچھ تو ہو تازہ ہوا یا پھر کشادہ راستہ
زندگی اب بند گلیوں میں گزرتی ہی نہیں

منقطع کیوں ہو گیا رشتہ یہاں آواز سے
لفظ کی صورت کسی صورت سنورتی ہی نہیں

آرزو گر اپنے ہی دل میں کوئی باقی نہ ہو
صبر پھر آواز کوئی رنگ بھرتی ہی نہیں

Marfat.com

○

فلک پر چاند کے بدلے ستارے جگمگاتے ہیں
اندھیری رات کے یوں بھی مقدر جاگ جاتے ہیں

کبھی وسعت سمندر کی انہیں تسلیم کرتی ہے
کناروں پر کبھی آ کر سفینے ڈوب جاتے ہیں

نگاہوں میں فقط منزل رہے بس اتنا کافی ہے
سفر میں رفتہ رفتہ سارے منظر بھول جاتے ہیں

کبھی آنکھوں پہ اتنا خشک موسم تو نہیں گزرا
نہ اب ہم شعر کہتے ہیں نہ اب وہ یاد آتے ہیں

Marfat.com

فضا میں دفعتاً" اک روشنی سی پھیل جاتی ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ستارے ٹوٹ جاتے ہیں

کبھی موسم بھی ان کی راہ کی دیوار بنتے ہیں
پرندے آشیانوں سے بھی گاہے لوٹ جاتے ہیں

کسی نے یہ نہیں پوچھا ہمارا حال کیسا ہے
ہمارے پاس آ کر لوگ اپنا دکھ سناتے ہیں

وہی دریا زمینوں کو کبھی شاداب رکھتا ہے
اگر ناراض ہو جائے، کنارے ٹوٹ جاتے ہیں

Marfat.com

○

بتائیں کیا تمہیں کیا ہم نے دیکھا
کہ پتھّر کا زمانہ ہم نے دیکھا

کوئی بھی آئینہ سچّا نہیں تھا
ہر اک اندھا تھا بینا ہم نے دیکھا

اگرچہ بھیڑ لوگوں کی بہت تھی
ہر اک ناآشنا تھا ہم نے دیکھا

کوئی مشکیزہ لے کر ہی نہ آیا
بہت پیاسا تھا دریا ہم نے دیکھا

Marfat.com

گلی کوچوں میں یوں تو غُل بہت تھا
مگر کوئی نہ جاگا ہم نے دیکھا

ستارے بھی یہاں محکوم پائے
کوئی سورج نہ نکلا ہم نے دیکھا

فلک پر یا کبھی پلکوں پہ اپنی
ستارا جاگتا تھا ہم نے دیکھا

فضا چہکار میں ڈوبی ہوئی تھی
شجر پر اک پرندہ ہم نے دیکھا

دریچے پر کوئی دستک نہیں تھی
مگر موسم تھا اچھا ہم نے دیکھا

ہر اک چہرہ، ہر اک لمحہ مسلسل
بدلتا جا رہا تھا ہم نے دیکھا

Marfat.com

تماشا جس کی خاطر ہے یہ دنیا
اسے بنتے تماشا ہم نے دیکھا

اندھیرے میں یہ کیسی روشنی تھی
خود اپنا ہی ہیولا ہم نے دیکھا

ہماری صبر کیسے پیاس بجھتی
یہاں پانی تھا گدلا ہم نے دیکھا

Marfat.com

○

ہر اک یقین میں یہ بھی خیال شامل ہے
ہمارے علم میں حرفِ ملال شامل ہے

ہر اک زمین کسی چاند کی تلاش میں ہے
ہر آسمان میں رقصِ ہلال شامل ہے

غروبِ شام کے منظر سے ناامید نہ ہو
کہ شامِ ہجر میں صبحِ وصال شامل ہے

نگاہ والے تو صرفِ نظر نہیں کرتے
شجر کے حسن میں ہر ایک ڈال شامل ہے

ہمیں بتانا اگر سوچنے کی مہلت ہو
یہاں عروج میں کس کا زوال شامل ہے

Marfat.com

○

کارواں کیوں گم ہوا اس نقشِ پا کے بعد بھی
کربلا کیا اور ہے اس کربلا کے بعد بھی

مجھ پہ میری ذات ظاہر ہو کسی صورت بھی ہو
میں کہ مصروفِ دعا ہوں اس دعا کے بعد بھی

میں نے اپنے آپ کو اشعار میں ظاہر کیا
جستجو میں ہوں ابھی حرف و صدا کے بعد بھی

جانے کیسی ہے کشش دل پھر چلا اس راہ پر
اور سرکش ہو گیا ہے یہ سزا کے بعد بھی

Marfat.com

اب اندھیرے اور اجالے میں رہا کیا امتیاز
دن کا نوحہ ہی سنا شب کی صدا کے بعد بھی

آئینے کے ٹوٹنے پر کیا سے کیا شکلیں ہوئیں
اور کیا ہو گی سزا اس ابتلا کے بعد بھی

اک سلیقہ چاہئے تھا بات کرنے کے لئے
اک خلش باقی ہے عرضِ مدعا کے بعد بھی

Marfat.com

○

جیتے جی روز مر رہا ہوں میں
جانتا ہوں، سنور رہا ہوں میں

اپنا ہی عکس دیکھنے کے لئے
آئینہ صاف کر رہا ہوں میں

ایک سورج کی جستجو تھی مجھے
چاند کا ہم سفر رہا ہوں میں

جو بڑے شوق سے بنایا تھا
اب وہ زینہ اتر رہا ہوں میں

وسعتِ دل پہ ناز تھا مجھ کو
کیا سمیٹوں بکھر رہا ہوں میں

Marfat.com

ہاں! کبھی میں یہاں بھی رہتا تھا
جس گلی سے گزر رہا ہوں میں

در و دیوار بھی ہوئے دشمن
اپنے ہی گھر میں ڈر رہا ہوں میں

لوگ سمجھے کہ تم مخاطب ہو
گفتگو خود سے کر رہا ہوں میں

ایک لمحہ بھی اب نہیں میرا
کس قدر بے خبر رہا ہوں میں

Marfat.com

○

یہ سزا ہے آتشِ بے نام کی
کام کی تھی زندگی، ناکام کی

سوچنے سے اب بھلا کیا فائدہ!
ہم نے کس بستی میں آ کر شام کی

اس کو بھی ملنے کی اب فرصت نہیں
ہے مجھے بھی فکر اپنے کام کی

صبح کے چہرے پہ چھائی دھند ہے
پھر وہی ہے سوگواری شام کی

Marfat.com

میں کہاں تعریف کا تھا مستحق
کیوں مجھے پھر فکر ہے الزام کی

ایک سی ہوتی نہیں سب کی جلن
تیر کی، خنجر کی اور دشنام کی

ذکر کرنا ہے تو کر اللہ کا
فکر کرنی ہے تو کر انجام کی

Marfat.com

○

حیرتوں کا آئنہ ہر دم نیا عنواں لئے
میں کہاں تک آ گیا ہوں دیدۂ حیراں لئے

کہہ سکوں گا میں غزل میں کیا بھلا روداد شب
آ گیا ہوں بزم میں اک مطلعِ مژگاں لئے

پھر کسی دن پر اٹھا رکھئے حسابِ دشمناں
آج کچھ احباب آئے ہیں نئے احساں لئے

ذہن میں اڑتے پرندوں کی بھی اک تصویر ہے
خوف کا آغوش ہے لیکن نیا زنداں لئے

Marfat.com

دوستوں اور دشمنوں سے روزو شب ملنا ترا
شہر میں رہنا مگر اک ہالۂ ہجراں لئے

مصلحت کیسی اسے تو صلح کرنی تھی ضرور
سامنے جب لوگ آئے نیزوں پہ قرآں لئے

اس توقع پر گزاری صبر، ہم نے زندگی
شاید آ جائے کوئی دن نور کا امکاں لئے

Marfat.com

○

اس کی نگاہ کے طفیل، خود سے ہوئی ہے گفتگو
ورنہ کہاں تھی زندگی، میری نظر کے روبرو

شہرِ ملال کا خیال، شمعِ طرب کی آرزو
آج تلک نہ کھل سکا، مجھ کو ہے کس کی جستجو

کیا کیا دیئے بنایئے کیا کیا جلایئے لہو
کس کو ملا امتیاز، کون ہوا ہے سرخ رُو

آئینے میں ہوں میں کہ تو کون ہے کس کے روبرو
مجھ کو تری تلاش ہے تجھ کو ہے کس کی جستجو

Marfat.com

اے مرے دل ذرا ٹھہر! اے غمِ زیست صبر کر!
جینا سکھا گئی مجھے، ایک ذرا سی آرزو

ایک ذرا ٹھہر گئے، سایہ سمجھ کے رک گئے
کل بھی یہی رقیب تھا، آج بھی ہے یہی عدو

پھول ہیں سب جھکے جھکے؛ سبزہ بھی پائمال ہے
میرے چمن کی خیر ہو چلنے لگی ہے پھر سے لُو

میں نے تو حرف چن لئے میں نے تو لفظ لکھ دیئے
تیرا کرم کہ تو انہیں بخشے وقار و آبرو

Marfat.com

○

کوچہ و بازار میں ہر سو تماشا لکھ دیا
صؔبر تم کو کچھ خبر ہے اس نے کیا کیا لکھ دیا

میرا چہرہ نقش میرے سب اسی کی ہے عطا
اس نے میرا رنگ خود سے ملتا جلتا لکھ دیا

لکھ رہا ہوں میں اگرچہ کچھ سمجھتا بھی نہیں
جانے کیا باقی رہا ہے اور کتنا لکھ دیا

میں کہیں تنہا نہ رہ جاؤں سفر میں اس لئے
میری ہمراہی کو اس نے میرا سایہ لکھ دیا

Marfat.com

سن رہا ہوں اور چلتا جا رہا ہوں بے خطر
کس نے تاریکی میں. آوازوں سے رستہ لکھ دیا

عشق کی یہ سب کرشمہ سازیاں ہیں، دیکھئے
حسنِ یوسف کے لئے نقشِ زلیخا لکھ دیا

مرثیہ بھی اس نے لکھا شام ڈھل جانے کے بعد
جس نے اس چہرے کو دیکھا اور قصیدہ لکھ دیا

میری پیشانی پہ سجدوں کے نشاں مت ڈھونڈیئے
میری ماں نے میری پیشانی پہ بوسہ لکھ دیا

Marfat.com

○

ہمیں زمین کی زنجیر سے نکلنا ہے
ہوا سنبھالے رکھے گی ہمارے بال و پر

ہر ایک سمت سے محصور برف زادوں میں
عجیب لوگ ہیں ان میں نہ سنگ ہے نہ شرر

بڑے سکون میں ہیں دوست ہے نہ دشمن ہے
یہ کس فضا میں بنایا ہے ہم نے اپنا گھر

یہ اپنے آپ سے ناراض ہیں خدا سے نہیں
کبھی تو گاؤں کی گلیوں سے ایک بار گزر

Marfat.com

ذرا سی دیر کوئی پاس آ کے بیٹھے بھی
کہانی تم کو سنائے گا ایک بوڑھا شجر

مرے لہو سے غزل کا چراغ روشن ہے
کہاں کا فن کا تقاضا کہاں کا زخمِ ہنر

Marfat.com

○

سطحِ دریا پہ لئے موج، گہر بھی آئے
تُو مِری آنکھ سے دیکھے تو نظر بھی آئے

روح کے زخم گنے لب پہ تبسم دیکھے
جو مری جان کا دشمن ہے ادھر بھی آئے

میں نہ ٹھہرا کہ مجھے دور بہت جانا تھا
سائے پھیلائے ہوئے رہ میں شجر بھی آئے

کہکشاؤں سے کہیں دور تھی منزل میری
راہ میں نور لئے شمس و قمر بھی آئے

Marfat.com

تو اگر اپنے مصوّر پہ ذرا غور کرے
تیرے ہی جلووں میں اک شان دگر بھی آئے

جانے کیا سوچ کے پھر آنے کا کہہ جاتے ہیں
کوئی تو دوست رکے اور مرے گھر بھی آئے

میں اسی واسطے ہر روز دعا مانگتا ہوں
شاید اک روز دعاؤں میں اثر بھی آئے

Marfat.com

○

آئینے اسی خواب کے مسمار ہوئے ہیں
جب تیری توجہ کے طلب گار ہوئے ہیں

بے سمت اڑائے لئے پھرتی ہیں ہوائیں
اک لمحہ ٹھہرنے کے گنہگار ہوئے ہیں

ساحل پہ ہی لے ڈوبا ہمیں ربطِ زمانہ
ہم لوگوں سے دریا یہ کہاں پار ہوئے ہیں

پلکیں تری کیوں بھیگ چلی ہیں مرے ہمدم
آنسو مرے کب شاملِ گفتار ہوئے ہیں

Marfat.com

زنجیر کی جھنکار غزل خواں ہے انہی سے
اس دشت میں جو صاحبِ کردار ہوئے ہیں

اس طرح مگر خود کو کبھی پا نہ سکیں گے
یہ لوگ تو صحرا میں بھی دیوار ہوئے ہیں

Marfat.com

○

خود مجھے اپنا طلب گار بنانے والے
راستہ سہل بنا مجھ کو بلانے والے

کیا تجھے علم نہ تھا میرا بھٹکنا تھا ضرور
ہر قدم راہ میں مشعل کے جلانے والے

مجھ کو الفاظ برتنے کا ہنر کیوں نہ ملا
مجھ کو اقراء کا سبق پہلے پڑھانے والے

مرے ماں باپ بتائیں مری نیندیں ہیں کہاں
مجھ کو لوری سے دعاؤں میں سلانے والے

ان کو بتلاؤ کہ صحرا نہیں ہوتے تقسیم
کون ہیں دشت میں دیوار اٹھانے والے

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں نمائش نہیں ہوتی اچھی
جسم پر زخم کی خلعت کو سجانے والے

جسم سے روح جدا ہوتی ہے یہ دھیان رہے
کلمۂ وصل سنا' اشک بہانے والے

اپنی تصویر کو کمرے سے ہٹا کر سوچیں
مجھ پہ تنہائی کا الزام لگانے والے

اس کے مفہوم سے آگاہ بھی ہو جائیں گے
سورۂ عصر سناتے ہیں سنانے والے

Marfat.com

○

جو نگہ دل میں گھر نہیں کرتی
آہ کو با اثر نہیں کرتی

رنگ کیا گفتگو نہیں کرتے
روشنی کیا سفر نہیں کرتی

کوئی خوشبو کوئی صدا اس کی
اس طرف سے گزر نہیں کرتی

قید دیوار و در میں رہتا ہوں
جو مجھے در بدر نہیں کرتی

روشنی یوں تو بڑھتی جاتی ہے
رات کو مختصر نہیں کرتی

Marfat.com

ایسی کوزہ گری سے کیا حاصل!
خاک کو معتبر نہیں کرتی

اب کوئی بات ماسوا تیری
زیست کو معتبر نہیں کرتی

جانے کیسی بہار آئی ہے
سبز شاخِ شجر نہیں کرتی

آج کل صبؔر مجھ سے تنہائی
گفتگو مختصر نہیں کرتی

Marfat.com

○

خالی آنکھیں' دل ویران
کیسی سوچ اور کیسا دھیان

اپنے دکھ کی بات بھی کر
درد پرایا بھی پہچان

خود کو سمیٹیں کیسے لوگ
ہر لمحہ ہر دم بے جان

کیسے کیسے دانشور
شبنم سے چاہیں طوفان

Marfat.com

کچھ تو تجھ کو کرنا ہے
میری مان یا اپنی مان

جانا چاہوں منزل تک
رستے سارے ہیں انجان

عمر کٹی محکومی میں
نام کا میں بھی ہوں سلطان

Marfat.com

○

دلوں کا درد ہی ذہنوں کا ارتباط نہ ہو
صدائے شہر ہوں کیوں مجھ پہ التفات نہ ہو

تو اس کو گردشِ شام و سحر سمجھتا ہے
ترے جلو میں کہیں ساری کائنات نہ ہو

لبوں پہ ذکر جو آیا تو اس کو جاری رکھ
یہ ایک لمحہ کہیں لمحۂ نجات نہ ہو

کبھی کبھی تو میں خود سے سوال کرتا ہوں
کہ میری ذات کہیں ربطِ کائنات نہ ہو

Marfat.com

تو پھر نگاہ کو توفیقِ ماہ کیا ہو گی
تمام شہر پہ پھیلی ہوئی جو رات نہ ہو

بالآخر اس کو بھی حیرت کا سامنا ہو گا
کوئی نگاہ اسیرِ مشاہدات نہ ہو

Marfat.com

○

پلکوں پلکوں نیند اچھالی جائے گی
دریاؤں سے ریت نکالی جائے گی

باتوں کی تاثیر نہ خالی جائے گی
رنگوں سے تصویر بنا لی جائے گی

کاسے میں خیرات نہ ڈالی جائے گی
کب ایسی تدبیر نکالی جائے گی

سایہ خود دیوار میں جا کر سمٹا ہے
اب کیسے دیوار سنبھالی جائے گی

Marfat.com

ہم نے جو بھی خواب سنہرے دیکھے تھے
کب ان کی تعبیر نکالی جائے گی

اپنے گھر میں رہنا بھی اب مشکل ہے
پارینہ ہر چیز اٹھا لی جائے گی

خوابوں خوابوں کون چراغاں کرتا ہے
اشکوں اشکوں اب دیوالی جائے گی

Marfat.com

○

کن طُرفہ عنایات میں رکھّا مرے دل کو
پیاسا کبھی رکھا کبھی دریا مرے دل کو

رہنے نہیں دیتا کبھی تنہا مرے دل کو
دیتا ہے دلاسوں پہ دلاسہ مرے دل کو

مسند مجھے محفل میں بڑی سب سے عطا کی
کیا خوب دکھایا ہے تماشا مرے دل کو

شاداب کئے رکھتا ہے ابرو کا اشارہ
گاہے وہ بنا دیتا ہے صحرا مرے دل کو

Marfat.com

بے چین ہی رکھتی ہے مگر اس کی طرف سے
اک حرفِ ستائش کی تمنا مرے دل کو

کیا اس نے کبھی غور سے ہر بات سنی ہے
کیا اس نے کہا ہے کبھی اچھا مرے دل کو

صحرا بھی تھا چپ چاپ ، سمندر بھی تھا خاموش
جب اس نے کیا ظرف ، کا دریا مرے دل کو

Marfat.com

○

سفر جب ختم ہو گا زندگی کا
نیا اک در کھلے گا روشنی کا

مقدّر اور کیا ہے بس یہی ہے
ہمارے ہاتھ پر لکھا کسی کا

زمانے بھر کے اس نے بوجھ اٹھائے
زمیں پر بوجھ ہے جس آدمی کا

نہایت خوبصورت ہے یہ محفل
مگر احساس ہے تیری کمی کا

دیا امید کا جلتا رہے گا
فسانہ کیوں کہیں آزردگی کا

Marfat.com

تعلق اس زمانے سے ہمارا
کہ جیسے اجنبی سے اجنبی کا

دلوں پر حکمرانی چاہتے ہو
قرینہ پہلے سیکھو دلبری کا

فسانہ لوگ لکھتے ہی رہیں گے
تمہاری بے رخی اور نازکی کا

بہت مشکل ہے لیکن جوڑتا ہوں
حقیقت سے تعلق شاعری کا

چراغِ جستجو لے کر نہ نکلے
گلہ کرتے رہے ہیں تیرگی کا

Marfat.com

Marfat.com

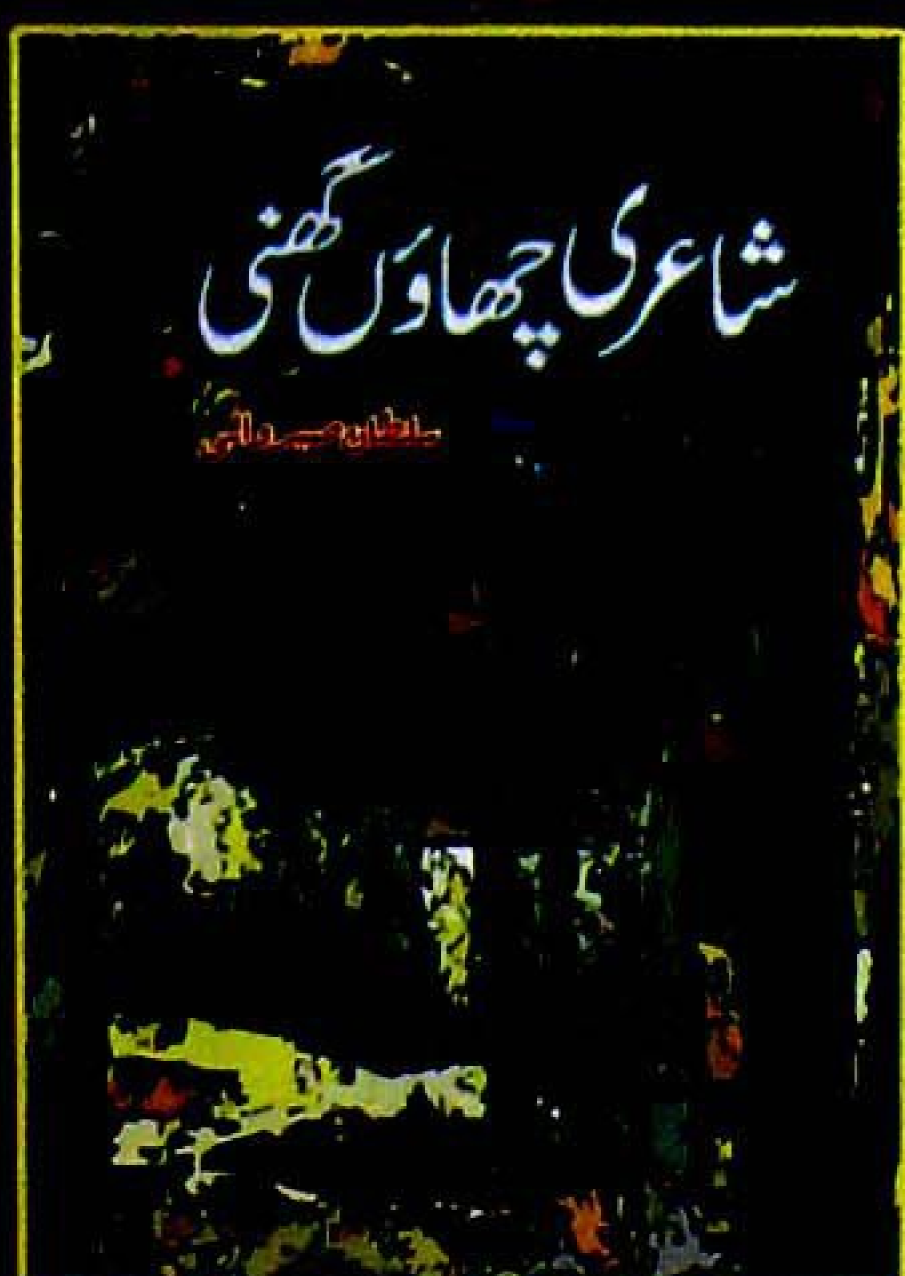

مصنف کی دیگر کتب

- سوچ آئینہ ۱۹۸۲ء
- حرفِ خبر ۱۹۹۵ء
- خیمۂ عصر ۲۰۰۱ء

Marfat.com